ماہنامہ
دختران اسلام
لاہور
جنوری 2017ء

غوث الاعظم
حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

2016ء کے سانحات اور ہیپی نیو ایئر

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیراہتمام تقریبِ حلف برداری

منہاج یونیورسٹی لاہور کے زیرِاہتمام منعقدہ کانووکیشن 2016ء

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں

ماہنامہ لاہور

دخترانِ اسلام

جلد: 24 شمارہ: 1 ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ/ جنوری 2017ء

زیرِ سرپرستی
بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر
قرۃ العین فاطمہ

مینجنگ ایڈیٹر
صاحبزادہ محمد حسین آزاد

اسسٹنٹ ایڈیٹرز
نازیہ عبدالستار
ملکہ صبا

ناشر
علامہ محمد معراج الاسلام

کمپیوٹر آپریٹر
محمد اشفاق انجم

ٹائیٹل ڈیزائنر
عبدالسلام

فوٹوگرافی
محمود الاسلام قاضی

کتابت
محمد اکرم قادری

مجلس مشاورت
صاحبزادہ مسکین فیض الرحمن درانی
خرم نواز گنڈا پور
احمد نواز انجم
جی ایم ملک
منظور حسین قادری
سرفراز احمد خان
غلام مرتضیٰ علوی
نور اللہ صدیقی
فرح ناز

ایڈیٹوریل بورڈ
رافعہ علی
عائشہ شبیر
سعدیہ نصر اللہ
راضیہ نوید

فہرس

اداریہ۔۔(2016ء کے سانحات اور ہیپی نیو ایئر)		5
عید میلاد النبی ﷺ منانے کی شرعی حیثیت پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب	علامہ محمد حسین آزاد	7
رسول اللہ ﷺ کا خُلقِ تواضع وانکساری	ڈاکٹر ابوالحسن الازہری	11
غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کے حالاتِ زندگی	محمد احمد طاہر	16
الفیوضات المحمدیہ		21
گلدستہ	نازیہ عبدالستار	22
تحریک منہاج القرآن اور منہاج القرآن ویمن لیگ کی سرگرمیاں		24

ترسیلِ زر کا پتہ: منی آرڈر/ چیک/ ڈرافٹ بنام حبیب بنک لمیٹڈ منہاج القرآن برانچ اکاؤنٹ نمبر 01970014583203 ماڈل ٹاؤن لاہور

بدل اشتراک: آسٹریلیا، کینیڈا، مشرقِ بعید، امریکہ: 15 ڈالر مشرقِ وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ: 12 ڈالر

قیمت فی شمارہ -/35 روپے

سالانہ خریداری -/350 روپے

رابطہ: ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور

فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-5168184

Visit us on: www.minhajsisters.com E-mail:sisters@minhaj.org

﴿فرمان الٰہی﴾

یٰٓـاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا. یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ط وَمَنْ یُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا. اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا.

(الاحزاب، ۳۳: ۷۰.۷۲)

’’اے ایمان والو! اللہ سے ڈرا کرو اور صحیح اور سیدھی بات کہا کرو۔ وہ تمہارے لئے تمہارے (سارے) اعمال درست فرما دے گا اور تمہارے گناہ تمہارے لئے بخش دے گا، اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی فرمانبرداری کرتا ہے تو بے شک وہ بڑی کامیابی سے سرفراز ہوا۔ بے شک ہم نے (اِطاعت کی) امانت آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کی تو انہوں نے اس (بوجھ) کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اٹھا لیا، بے شک وہ (اپنی جان پر) بڑی زیادتی کرنے والا (ادائیگیِ امانت میں کوتاہی کے انجام سے) بڑا بے خبر و نادان ہے‘‘۔

(ترجمہ عرفان القرآن)

﴿فرمان نبوی ﷺ﴾

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الْمَهْدِيُّ مِنِّي، أَجْلَى الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الْأَنْفِ: يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، وَيَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مہدی مجھ سے (یعنی میری نسل سے) ہوں گے ان کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستواں و بلند ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مطلب یہ ہے کہ امام مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکمرانی ہوگی اور عدل و انصاف کا نام و نشان تک نہ ہوگا اور وہ سات سال تک بادشاہت (خلافت) کریں گے۔‘‘

(المنہاج السوی من الحدیث النبوی ﷺ، ص ۶۳۴)

حمد باری تعالیٰ

مرے کریم! دو عالم کا کار ساز ہے تو
نیاز مند ہوں میں اور بے نیاز ہے تو

تری جناب میں آیا ہوں یا دلِ مغموم
الٰہی! اپنے کرم سے نہ کیجیو محروم

نہ مجھ کو دیکھ یارب! نہ میری خطائیں دیکھ
بھری ہیں جو تری رحمت میں وہ عطائیں دیکھ

خبر ہر ایک کی تو اے بے نیاز لیتا ہے
بھلوں سے پہلے بُروں کو نواز دیتا ہے

کبھی پھرے نہیں مایوس ہو کے غم والے
ترے کرم کے تصدق مرے کرم والے

سبھوں کی سنتا ہے، میری بھی التجا سن لے
لرزے ہونٹوں سے مانگی ہوئی دعا سن لے

(احمد سہارنپوری)

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر مجھ پر تری چشم کرم اک بار ہوجائے
مری کشتی شہا طوفان غم سے پار ہوجائے

قیامت کا وہ دن بھی ایک روزِ عید ٹھہرے گا
سرِ محشر اگر سرکارؐ کا دیدار ہوجائے

درِ آقا بہرِ التجا اتنا ہی کافی ہے
کرم سرکارؐ ہوجائے کرم سرکار ہوجائے

ترے الطاف کے آگے کوئی مشکل نہیں شاہا
حضوری کا شرف حاصل اگر ہر بار ہوجائے

کبھی دامن ادب کا ہاتھ سے مت چھوڑنا اے دل!
کہیں ایسا نہ ہو سارا سفر بیکار ہوجائے

نبیؐ کے نام سے ہی قطب ہوں گی مشکلیں آساں
اگر منزل کہیں کوئی ذرا دشوار ہوجائے

(خواجہ غلام قطب الدین فریدی)

خواب

فرمودات علامہ اقبالؒ

ذوق گویائی خموشی سے بدلتا کیوں نہیں
میرے آئینے سے جوہر نکلتا کیوں نہیں
کب زبان کھولی ہماری لذتِ گفتار نے!
پھونک ڈالا جب چمن کو آتشِ پیکار نے

(کلیاتِ اقبال: بانگ درا، ص63)

تعبیر

ارشاداتِ قائداعظمؒ

پاکستان کے لوگ کسی ایسی چیز کے طالب نہیں جو ان کی اپنی نہ ہو، ہم دنیا کی تمام آزاد اقوام کے لئے دوستی اور خیر سگالی کے جذبات رکھنے کے علاوہ اور کسی بات کے خواہش مند نہیں ہیں۔

(سفیر امریکہ کی تقریر کے جواب میں 26 فروری 1948)

تکمیل

افکارِ شیخ الاسلام مدظلہ

ہر ایک سوسائٹی اور ہر ایک زندگی کے اپنے آداب ہیں۔ ہمارے آداب کی بنیاد اقدار پر ہے۔ یاد رکھ لیں کہ اسلام کی سوسائٹی اور مغربی سوسائٹی میں فرق ہے۔ یہ فرق نہ سمجھ آنے کی وجہ سے بہت بڑا فساد ہے اور کئی لوگ اس فرق کو نہ سمجھنے کی وجہ سے قوموں اور سوسائٹی کو غلط راہ پر لے جاتے ہیں۔ اسلامی معاشرے کی بنیاد اقدار پر ہے۔ ہمارے ہاں اقدار پہلے ہیں اور سوسائٹی ان کے اوپر قائم ہوتی ہے جو سوسائٹی ان اقدار پر عمل کرے گی اچھی سوسائٹی ہوگی، ہمارا نظام معاشرت یہ ہے۔ مغرب کی سوسائٹی کا فلسفہ ہے کہ ان کی سوسائٹی اقدار پر بنی نہیں ہے۔ لہذا ان کے ہاں معاشرے نے جن کو اقدار کا نام دیا وہ انکی اقدار ہیں۔

(خطاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی، بعنوان ایمان ایک جامع حقیقت، مجلّہ منہاج القرآن، مارچ 2016ء)

2016ء کے سانحات اور ہیپی نیو ایئر

ہم کیسے مسلمان ہیں جو غیر مسلموں کی نقل کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ پاکستان کا قومی لباس شلوار قمیض ہے مگر ہم پینٹ شرٹ پہننے کو ترجیح دیتے ہیں۔قومی کھیل ہاکی ہے اور ہم کرکٹ پر جان دیتے ہیں۔ حکومت چلانے کے لیے اسلامی قوانین موجود ہیں مگر ہم غیر مسلموں کے قوانین کی پاسداری کرتے ہیں۔
آج پھر پوری دنیا میں ایک ہی آواز بلند ہے ''ہیپی نیو ائیر''

سوال یہ ہے کہ کیا کبھی غیر مسلموں کو مسلمانوں کے تہوار اس جوش و جذبہ سے مناتے دیکھا ہے؟ اب پھر نئے سال کی آمد آمد ہے اور ہر کوئی جشن کا ماحول بنا رہا ہے۔ساری دنیا میں لوگ اس موقعے کو اپنے اپنے انداز سے منانے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ اس تیاری میں اربوں کی فضول خرچی ہوگی۔ اگر ان فضول اخراجات کو جوڑا جائے تو اس سے کسی ایک ملک کی غربت دور کی جاسکتی ہے۔لیکن تاریخ میں ایسا نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہی اس کا امکان ہے۔اس نئے سال کے جشن کے ماحول میں کوئی بھی انسانی مجبوریوں کو نہیں سمجھتا ہے اور نہ کسی کو فکر ہے؟

جہاں تک نئے سال کے جشن کی بات ہے تو یہ بات سمجھ سے باہر ہے کہ نئے سال کے جشن کا کیا مطلب ہے۔ یہ تو محض ہم نے اپنے دنوں کو سمجھنے اور اس کے شمار کے لیے بنایا ہے۔ پھر ان دنوں میں ایسی کون سی خاص بات ہے جو ہم انہیں جشن میں تبدیل کر دیں؟ اگر جشن منانا ضروری ہے تو سب سے پہلے تو ہم مسلمان ہیں اور ہمارا اسلامی سال محرم الحرام سے شروع ہوتا ہے۔مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں اپنا نیا سال محرم میں منانا چاہیے تھا مگر اس وقت تو ہمیں سانپ سونگھ جاتا ہے جب تو ہم جلدی سے کسی کو ہیپی نیو ائیر کا ایس ایم ایس بھی نہیں کرتے۔ اب ہر منٹ بعد اپنی پچھلے سال کی غلطیوں کی معافی کے لیے ایس ایم ایس بھیج رہے ہیں۔کوئی نئے آنے والے سال کی مبارکباد دے رہا۔ ان کو یہ تو معلوم ہے کہ 2017ء شروع ہورہا ہے اور 2016ء ختم ہونے والا ہے مگر ایسے مسلمانوں سے پوچھا جائے کہ ان کو معلوم ہے کہ یہ کونسا ہجری سال ہے تو اکثر لوگوں کا جواب نہ میں ہوگا۔

جس وقت 2016ء شروع ہوا تھا تو اس بار بھی اسی طرح ''ہیپی نیو ائیر'' کے نعرے بلند ہو رہے تھے مگر اب اس گزرے ہوئے سال کی طرف مڑ کر دیکھیں تو اس سال میں ہم نے خوشیاں کم اور غم زیادہ اٹھائے ہیں۔ ایسی کونسی قوم ہے جو غم میں بھی جشن مناتی ہے؟ ہمیں تو دسمبر ہی ایسا رُلا گیا کہ قلم لکھنے سے قاصر ہے۔ کتنے سانحات

ہوئے کیا انہیں معلوم تھا کہ یہ سال ان کے لیے آخری سال ہوگا؟ کیا 2016ء میں ہونے والی دہشت گردی، ڈرون حملے، ایکسیڈنٹ، طیارہ حادثہ اور حالات سے تنگ آ کر خودکشی کرنے والوں کو معلوم تھا کہ یہ سال ان کی زندگی کا آخری سال ہوگا؟ زندگی کے آخری لمحے کا کسی کو معلوم نہیں کہ کب آجائے جبکہ ہم سالوں کی باتیں کرتے ہیں۔

ایسے متوالے لوگ جو ہیپی نیو ائیر منا رہے ہیں ان سے پوچھا جائے کہ سال میں ہم نے ایسا کیا پا لیا جس کے لیے جشن منائیں یا پھر ہم کو ایسی ایڈوانس کیا خوشخبری مل گئی جو ہم آنے والے سال کا جشن منائیں؟ دہشت گردی، بجلی اور گیس سے محروم عوام، بیروزگاری سے تنگ آ کر خودکشی کرنے والے لوگ، ریاستی دہشت گردی کا شکار سانحہ ماڈل ٹاؤن میں خواتین، جوانوں اور بوڑھوں کی چیخ و پکار، سانحہ پشاور میں اے پی ایس کے مسلتے پھولوں کو کیا ہم بھول گئے؟ ظلم و جبر کے اس ماحول میں بھلا جشن کیسے منائیں گے؟ جشن اور خوشی کا ماحول تو اس وقت بنتا ہے جب ہر طرف خوشحالی اور امن و امان ہو۔ لیکن یہاں تو بد حالی اور کرپشن نے لوگوں کو خودکشی پر مجبور کر رکھا ہے۔ دہشت گرد چیونٹیوں کی طرح انسان کو مار رہے ہیں۔ سیاستدان اپنی کرسی بچانے یا اپنی کرسی بنانے کے چکر میں عوام کو بیوقوف بنانے میں مصروف ہیں۔ بھلا کیسے ہم نئے سال کا جشن منا سکتے ہیں؟ جبکہ مسلمان اقتصادی، سماجی اور تعلیمی اعتبار سے کمزور سے کمزور ہوتے جا رہے ہیں۔ دہشت گردی کی چکی میں آج پوری دنیا میں مسلمان پس رہے ہیں۔ کسی کونے میں دہشت گردی ہو تو سب سے پہلے میلی نظر سے مسلمانوں کو دیکھا جاتا ہے۔ ہم کشمیر کو آج تک آزاد نہ کرا سکے اور جو آزاد ملک ہیں ان پر غیر مسلموں کو مسلط کروا رہے ہیں۔ فلسطین کے اندر بھی اسرائیل کی دہشت گردی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔

مسلمانو! اب بیدار ہو جاؤ۔ کب تک غیر مسلموں کی غلامی میں رہو گے؟ مسلمان ایک دلیر قوم تھی جو اب بزدل بنادی گئی ہے۔ تاریخ کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ جتنے بھی ملک آزاد کرائے وہ مسلمانوں نے کرائے ہیں۔ لیکن آج ہمارے نام نہاد کرپٹ حکمران ان کے متضاد چل رہے ہیں بجائے اسکے کہ ہم اپنے اسلامی ملکوں کو آزادی دلائیں بلکہ جو آزاد ہیں ان پر بھی غیر مسلموں کو حکمرانی کا موقع دے رہے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پوری دنیا کے لیے ایک ماڈل کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی سنت کو پورا کرتے ہوئے مسلمانوں کو غیر مسلموں کے تہوار منانے کی بجائے اپنے اسلامی تہواروں کو منانے چاہیے۔ جس طرح تحریک منہاج القرآن اور اس کے قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے روایت ڈالی ہے اور میلاد النبی ﷺ کے جشن کو عالمی سطح پر جس طرح منایا جاتا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔

عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب

ترتیب و تدوین: محمد حسین آزاد / معاونت: نازیہ عبدالستار

آخری قسط

میلاد النبیؐ کی خوشی منانے کے موضوع پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے عظیم الشان محفل میلاد النبیؐ کوٹ لکھپت لاہور سے مورخہ 14 اپریل 2005ء کو خصوصی خطاب فرمایا جس کی اہمیت کے پیش نظر اس کا خلاصہ شائع کیا جارہا ہے جو احباب مکمل سماعت کرنا چاہیں وہ سی ڈی نمبر 416 سماعت فرمائیں۔ منجانب: ادارہ دختران اسلام

اور پھر خاص بات یہ ہے کہ پیغمبر کا معجزہ ہوتا ہے کہ جس پتھر پر پیغمبر قدم رکھتا ہے وہ پگھل جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے زمانے میں چلتے پھرتے ہزاروں لاکھوں پتھروں پر قدم پڑا ہوگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام عراق سے چلے تو پتھروں پر قدم رکھنے لگے۔ دمشق آکر رہے، پتھروں پر قدم رکھتے رہے۔ حلب میں گئے، پتھروں پر قدم رکھتے رہے۔ القدس فلسطین میں رہے پتھروں پر قدم رکھتے رہے۔ شام کی سرزمین پر رہے تو پتھروں پر قدم رکھتے رہے۔ وہاں سے چل کر اس وادی مکہ میں پہنچے جہاں حضرت حاجرہ علیہا السلام اور اسماعیل علیہ السلام کو چھوڑا تو پتھروں پر ہی چلتے رہے۔ ہزاروں لاکھوں پتھروں پر قدم رکھے ہوں گے اور لاکھوں پتھر پگھلے ہوں گے۔ لاکھوں پتھروں کے سینوں پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان نقش ہوئے ہوں گے۔

مگر آج کائنات میں وہ نقش نہیں ملتے۔ صرف ایک پتھر پر قدموں کا نقش محفوظ ہے۔ باقی نقش مٹ گئے۔ وہ پتھر گم گئے۔ نقش مٹ گئے یا مٹادیئے گئے مگر ایک نقش کعبے کے سینے میں کھڑا ہے وہ نہیں مٹا۔ کیوں؟ اگر اس پتھر پر ان نشانوں کی نسبت صرف والد کی طرف ہوتی (ووالد) تو یہ بھی مٹ جاتا چونکہ اس کی نسبت (وما ولد) سے تھی۔ یہ وہ پتھر تھا جس پر کھڑے ہوکر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے حضور علیہ السلام کو مانگا تھا۔ یہ صرف دعائے خلیلؑ نہ تھی بلکہ دعائے ولادت مصطفیٰ ﷺ بھی تھی۔ تعمیر کعبہ کے بعد یہ دعائے میلاد مصطفیٰ ﷺ تھی۔ اللہ سے حضور کا میلاد مانگا تھا کہ باری تعالیٰ نبی آخرالزماں ﷺ کا میلاد یعنی ولادت میری نسل میں کردے۔ چونکہ اس پتھر پر کھڑے ہوکر خدا سے حضور ﷺ کی ولادت مانگی تھی لہذا یہ اس پتھر کے قدموں کا نشان ہے۔

اس کی نسبت صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام سے نہ تھی بلکہ دعائے ولادت مصطفیٰ ﷺ سے بھی تھی یہی وجہ ہے کہ 4 ہزار سال گزر گئے سب پتھروں کے نشان مٹ گئے مگر وہ نشان نہ مٹا کیونکہ اس پتھر پر کھڑے ہوکر حضور ﷺ کی ولادت کی دعا مانگی تھی۔ اب رب کائنات نے حکم دیا کہ جس پتھر پر ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان لگے ہیں جو میرے مصطفیٰ ﷺ کی یادگار ہے لہذا اسے صحن کعبہ میں گاڑ دو۔ کعبہ توحید کا مرکز ہے۔ جہاں 360 پتھر کے بت پڑے تھے۔ جن کے 360 چبوترے بنے ہوئے تھے۔ وہ سارے کے سارے اٹھا کر پھینک دیئے گئے مگر یہ بھی ایک چبوترہ ہے جس پر قدموں کے نشان لگے ہوئے ہیں۔ اسے مرکز توحید کا حصہ بنادیا گیا۔ اب صرف اسے محفوظ ہی نہیں رکھا بلکہ فرمایا آؤ اس گھر کا طواف کرو اور جب طواف کرلو تو میرے کعبے کے درمیان ابراہیم کے قدموں کے نشان کی طرف جاؤ اور اس پتھر کو سامنے کرلو۔

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى. (البقرہ، ۲: ۱۲۵)

''اور ابراہیم (علیہ السلام) کے کھڑے ہونے کی جگہ کو مقام نماز بنالو''۔

عربی زبان میں مقام کہتے ہیں کھڑے ہونے کی جگہ۔ یہ اسم ظرف ہے۔ جہاں قدم رکھ کر کھڑا ہوا جائے اس کو مقام کہتے ہیں۔ فرمایا: جس جگہ میرا ابراہیم قدموں کے بل کھڑا ہوا تھا اس پتھر کو سامنے رکھ لو اور پھر میری عبادت کرو۔ اس پتھر کو اتنی تکریم دی۔ ایک بات اور کہہ دوں جو آپ نے کبھی نہیں سنی ہوگی۔ کیونکہ میں پہلی بار بتارہا ہوں۔ دوسرا سبب یہ ہے جو تاریخ مکہ کی کتب میں لکھا ہے اور خود قریش بیان کرتے ہیں کہ جب حضور ﷺ کی بعثت ہوگئی اور وہ ہم میں چلتے تھے اور ہم دیکھتے تھے تو خدا کی قسم وہ قدموں کے نشان ابراہیم کے نہیں مصطفیٰ ﷺ کے لگتے تھے۔ اتنی زیادہ مشابہت تھی، قدوم ابراہیم کو قدوم مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ جب حضور قدم رکھ کر چلتے جاتے تو نشان پڑتے جاتے تو آپ کی انگلیاں ایڑیاں اور پورے تلوے یعنی پورے پاؤں کا جب نقش پڑتا تو ایسے لگتا جیسے مقام ابراہیم کا نقش ہے۔ وہ دیکھنے میں مقام ابراہیم تھا۔ اندر اس کے عکس قدم مصطفیٰ تھا۔ اب معلوم نہیں وہ اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے قدم سمجھ کر چار ہزار سال سے سنبھالتا رہا یا پھر اپنے حبیب مصطفیٰ ﷺ کا نقش سمجھ کر سنبھالتا رہا۔ وہی جانے کہ کس کا عکس سمجھ کر سنبھالتا رہا؟

ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے اب بھی کعبہ میں سنبھال رکھا ہے نہ تو اس وقت کسی کو جرات ہوئی کہ کوئی اسے نکال پھینکے اور نہ آج شرک شرک کی بات کرنے والوں کو ہمت ہے کہ قدموں کے جو نشان پڑے ہیں اسے آج نکال دیں۔ انہوں نے ہر شے گرادی اور ہر شے توڑ دی ہے مگر عکس قدمان مصطفیٰ ﷺ کو نہیں نکال سکے۔ ہر کوئی اسی طرف منہ کرکے نماز پڑھتا ہے اس کے بغیر طواف مکمل نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ نشان

ہے دعائے میلادِ مصطفیٰ ﷺ کا۔

لب لباب یہ ہوا کہ اس نے کعبہ کے صحن میں آج تک محبوب کے میلاد کے دعا کی یاد منا رکھی ہے۔ یہ جشن منایا جارہا ہے۔ میں تو کہتا ہوں یہ جو سارا حج ہے انہی قدموں کے نشان کی تقریبات ہیں۔ یہ نئی بات سن لیں یہ میرا مشرب ہے۔ کسی کی سمجھ میں آجائے مان لے۔ نہ آئے تو جھگڑا نہیں۔ سارا حج مصطفیٰ ﷺ کے قدموں کا Celebration ہے۔ یہ تقریب عکس قدمین مصطفیٰ ﷺ ہے۔ یہ یاد ہے دعائے میلادِ مصطفیٰ ﷺ کی۔

حج میں کیا حکم ہوتا ہے؟ یہ شلوار قمیض کوٹ پینٹ ٹائی جو اپنے گھروں میں پہنتے ہو اتار دو۔ اجلی ستھری دو چادریں پہن کر آجاؤ تاکہ لباس بھی کوئی پرانا میلا نہ ہو۔ مصطفیٰ کے قدموں کا دیکھنے جو آنا ہے۔ ناخن بھی نہ کاٹو۔ بال بھی نہ تراشواؤ۔ خوشبو نہ لگاؤ۔ عاشقوں کی طرح دیوانے بن کر آؤ، فرزانے بن کر نہ آؤ۔ عمامہ، ٹوپی سنت ہے۔ فرمایا: یہ سارا کچھ اتار دو۔ ٹوپیاں اتار دو، جبے اتار دو، قبے اتار دو۔ ننگے سر آجاؤ۔

نادانو! تمہیں کیا خبر حج سارا ہی تقریبات ادا کا نام ہے۔ یہ اداؤں کی تقریبات ہیں۔ پھر عرفات چلے جاؤ وہاں کیا کریں؟ جو تمہاری مرضی میں آئے۔ کوئی خاص سورتیں پڑھنی ہیں؟ کوئی نہیں۔ کوئی خاص قسم کے نفلوں کی تعداد ہے؟ کوئی نہیں۔ کوئی خاص وظیفے ہیں؟ کوئی نہیں۔ جو پڑھنا چاہو پڑھ لو اور کسی کو کچھ نہیں آتا تو نہ صحیح۔ باری تعالیٰ کرنا کیا ہے عرفات میں؟ فرمایا اس جگہ آکر جمع ہوجاؤ۔ کیونکہ جب میں نے آدم (علیہ السلام) کو اتارا تھا سراندیپ کے پہاڑوں پر اور دوسری طرف حوا (علیہا السلام) اتری دونوں ایک دوسرے کو تلاش کرتے کرتے اس میدان میں ایک دوسرے کو ملے اور ایک دوسرے کو پہچان لیا تھا۔ عرفات نام ہی پہچاننے کا ہے۔ یہ آدم و حوا کی ملاقات کی یاد ہے۔ تم بھی اس میدان میں آکر تھوڑا وقت گزار لو آدم و حوا کی یاد میں۔ یہی تمہارا حج ہے۔ ’’تیری دید غریباں دا حج ہووے‘‘۔

پھر منیٰ میں آجاؤ وہاں تین اونچے اونچے ستون بنے ہوئے ہیں فرمایا: کنکریاں اٹھالو اور مارو کہ شیطانوں کو مار رہے ہیں۔ کوئی عقلمند غیر مسلم آپ سے پوچھ لے کیا یہ شیطان کھڑے ہیں؟ آپ کہیں گے نہیں۔ تو پھر کنکریاں کیوں مار رہے ہیں؟ یا وہ کہے کہ اسلام کی روایت کو بھی مان لیتے ہیں کہ یہ شیطان ہیں تو کنکریاں حضرت اسماعیلؑ نے اس لئے ماری تھیں کیونکہ اس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو روکا تھا کہ آپ کے والد حضرت ابراہیمؑ آپ کو ذبح کرنے جارہے ہیں۔ آپ نے کنکریاں مار کر اسے بھگا دیا۔ اب کون سا اسماعیل ذبح ہونے جارہا ہے اور کون سا ابراہیم ذبح کرنے جارہا ہے؟ کون سا شیطان روکنے آرہا ہے؟ اور کس کو کنکریوں سے بھگایا جارہا ہے؟ یہ وہ سماں ہی نہیں ہے اب کنکریاں کیوں مارتے ہیں؟ اور مارتے بھی پتھروں کو ہیں اور یہ بنائے ہوئے بھی سعودیوں کے ہیں۔

بولئے! ہے کوئی عقل کے پاس جواب۔ مگر عشق کے پاس جواب ہے۔ ''عقل قربان کن بہ پیشِ مصطفیٰؐ''

جہاں عقل لاجواب ہوجائے وہاں عشق جواب دیتا ہے۔ ایک مرتبہ مجنوں کتے کے تلوے چوم رہا تھا عقل والوں نے پوچھا پاگل ہو۔ پلید شے ہے، کتا ہے۔ اس کے تلوے چومنا کوئی عقل کی بات ہے۔ اس نے کہا میں نے کب کہا کہ میں عقل کا کام کررہا ہوں میں تو عشق کا کام کررہا ہوں۔ مجنوں نے کہا کتے کے تلوے اس لئے چوم رہا ہوں کہ یہ کبھی کبھی لیلیٰ کی گلی سے گزرتا ہے۔ اس لئے اس کے تلوے چوم رہا ہوں۔ یعنی میں اس کی گلی کی خاک چوم رہا ہوں۔ یہ ایک نسبت ہے۔ اس طرح کنکریاں مارنا بھی نسبت ہے۔ تین دن کنکریاں ماریں، قربانی دے دی۔ احرام کھول دیا طواف زیارت کیا یہ حج ہوگیا۔ اسی طرح صفا و مروہ کی سعی کررہے ہیں اور بھاگ رہے ہیں۔ کوئی ورد، وظیفہ، دعا، تلاوت، کوئی سورۃ کسی شے کی پابندی نہیں جتنی دعائیں آتی ہیں پڑھ لیں، کچھ نہیں آتا درود پاک ہی پڑھتے رہیں۔ وہ بھی نہیں آتا نہ سہی۔ بولنا نہیں آتا منہ بند کرکے کرتے رہیں۔ تب بھی حج ہوجائے گا۔ حج پڑھنے پڑھانے کا نہیں حج کسی کی یاد منانے کا نام ہے۔

وہ وہاں بلاکر یاد مناتا ہے اور ہم ہر سال مصطفیٰ ﷺ کے میلاد کی یاد مناتے ہیں تو یاد منانا اسلام کا مغز ہے، کوئی کہے اسلام میں یاد منانا کوئی شے نہیں تو اس کو خبر ہی نہیں اسلام کیا ہے؟ ارے یہ جو پانچ نمازیں پڑھتے ہیں یہ بھی یاد ہیں کسی کی۔ حضرت آدم علیہ السلام کی جب توبہ قبول ہوئی صبح کا وقت تھا۔ انہوں نے قبول توبہ پر شکرانے کے دو نفل پڑھے، یہ ہماری نماز فجر بن گئی۔ یہ آدم علیہ السلام کے نفلوں کی یاد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹا اسحاق (علیہ السلام) عطا کیا۔ ظہر کا وقت تھا۔ آپ نے بیٹے کے ملنے پر شکرانے کے چار نفل پڑھے۔ ابراہیم علیہ السلام کا شکرانہ ہماری نماز ظہر بن گیا۔ حضرت عزیر علیہ السلام سو سال کے بعد زندہ ہوئے اٹھے اور دیکھا تو یوں لگا کہ چند لمحے لیٹا ہوں لیکن جب پتہ چلا کہ سو سال بعد اٹھا ہوں تو شکرانے کے چار نفل پڑھے۔ اس وقت عصر کا وقت تھا تو عزیر علیہ السلام کے وہ نفل ہماری عصر کی نماز بن گئی۔ اسی طرح ایوب علیہ السلام مدتوں علیل اور بیمار رہے۔ جب طویل بیماری کے بعد شفا یاب ہوئے تو بڑے کمزور تھے۔ شام کا وقت تھا اٹھ کے چار رکعت نفل شکرانے کے پڑھے۔ کمزور اتنے تھے کہ تین پڑھ سکے چوتھے پر کھڑے نہیں ہوسکے۔ تین پڑھ کر بیٹھ گئے۔ یہ نماز مغرب کی تین رکعات ہی یاد ایوبؑ بن گئیں۔ اب قیامت تک امت محمدی تین ہی پڑھے گی۔ رہ گئی عشاء کے فرائض تو یہ شکرانے کے نفل مصطفیٰ کریم ﷺ نے پڑھے جو یاد مصطفیٰ ﷺ بن گئے لہذا پانچوں نمازیں جو اللہ کی عبادت ہیں یہ بھی پیغمبروں کی یادیں ہیں۔ ہم تو نماز میں بھی ان کی یاد منارہے ہیں تو پھر میلاد مصطفیٰ ﷺ منانے میں کیا رکاوٹ ہے؟ ☆☆☆☆☆

رسول اللہ ﷺ کا خُلقِ تواضع و انکساری

ڈاکٹر ابوالحسن الازہری

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاخۡفِضۡ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ. (الشعراء، ۲۶: ۲۱۵)

''اور آپ اپنا بازوئے (رحمت و شفقت) ان مومنوں کے لیے بچھا دیجیے جنہوں نے آپ کی پیروی اختیار کر لی ہے''۔

اسی طرح دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

فَلَا تُزَکُّوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ ؕ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی. (النجم، ۵۳: ۳۲)

''پس تم اپنے آپ کو بڑا پاک و صاف مَت جِتایا کرو، وہ خوب جانتا ہے کہ (اصل) پرہیزگار کون ہے''۔

خلق تواضع اور افکار قرآن

لا تـزکـوا انفسکم کا معنی ہے لا تمدحوھا تم از خود ہی اپنے نفس کو برا بنا کر پیش نہ کیا کرو اور اپنی تعریفیں، اپنی صفتیں، اپنی شانیں خود ہی اظہار تفاخر کے لئے بیان نہ کیا کرو، خود ستائشی کے عمل کو اختیار نہ کیا کرو اپنی فضیلت کا ہر وقت خواہ مخواہ اظہار نہ کیا کرو، یوں تکبر و غرور سے اعراض کیا کرو، خود کو سرکش و باغی بنایا نہ کرو بلکہ تواضع و انکساری اور عاجزی و بندگی اختیار کیا کرو۔

واخفض جناحک کے الفاظ اور فلا تزکوا انفکسم کے کلمات خلق تواضع و انکساری کو بیان کرتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ خلق تواضع کیا ہے اور اس کا مفہوم کیا ہے۔ قرآن نے تواضع کے تصور اور خلق کو سورہ فرقان میں بھی واضح کیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۝

”اور (خدائے) رحمان کے (مقبول) بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب ان سے جاہل (اکھڑ) لوگ (ناپسندیدہ) بات کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے (ہوئے الگ ہو جاتے) ہیں“۔ (الفرقان،۲۵:۶۳)

اسی طرح ارشاد فرمایا:

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ. (الحجر،۱۵:۸۸)

”اور اہلِ ایمان (کی دلجوئی) کے لیے اپنے (شفقت والتفات کے) بازو جھکائے رکھئے“۔

ان آیات کی روشنی میں ہم تواضع کا معنی ومفہوم جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

تواضع کے معانی و مفاہیم

تواضع یہ ہے کہ انسان اعلیٰ رتبہ ہوکر ادنیٰ رتبہ کے افراد کے ساتھ گھل مل جائے، انسان صاحب فضیلت ہوکر عام لوگوں سے نہ دور ہو اور نہ ان کو خود سے دور کرے، تواضع شان رسالتمآب ﷺ کے باب میں یہ ہے کہ آپ افضل البشر ہونے، سیدالمرسلین ہونے، خاتم النبیین اور شفیع المذنبین ہونے اور رحمۃ للعالمین ہونے کے باوجود اور عالم انسانیت پر اپنی فضیلت کے مسلم ہونے کے باوجود خود کو دوسرے لوگوں کی مثلیت میں مساوی کریں اور خود کو ایک عام بشر ہونا ظاہر کریں اور تواضع کی بناء پر اپنی افضلیت کا ان کو احساس نہ ہونے دیں۔ اگر کوئی آپ کے علو مرتبت کا اظہار بھی کرے تو آپ اس سے اعراض کریں تو اس طرز عمل کا نام اور خلق کے اس سلوک کا نام تواضع وانکساری ہے۔

غرضیکہ تواضع یہ ہے کہ ہر ممکن اپنی فضیلت و برتری کو چھپایا جائے۔ افضل ہوکر خود کو معمولی ظاہر کیا جائے، اعلیٰ ہوکر خود کو ادنیٰ ظاہر کیا جائے، عالم ہوکر خود کو طالب علم بتایا جائے۔ نیک و پارسا اور متقی و پرہیزگار ہوکر خود کو گنہگار ظاہر کیا جائے۔ فرمانبردار ہوکر بھی خود کو سیاہ کار بتایا جائے تو اس کو تواضع کہتے ہیں۔

تواضع انسان کے اندر موجود کبر وغرور کی ضد ہے۔ تواضع کے عمل سے انسان کے اندر موجود کبر وغرور کی سرکشی اور باغی صفت دم توڑتی ہے۔۔ تواضع انسان کی معاشرتی زندگی میں ایک لطافت پیدا کرتی ہے اور انسان کو خاکسار بناتی ہے اور اپنی چال ڈھال میں عاجزی کو فروغ دیتی ہے۔ تواضع کے عمل سے انسان دوسروں کو قابل احترام و اکرام جانتا ہے۔ دوسروں کی عزت و توقیر کرتا ہے تواضع کے عمل میں انسان وضعیت کو اختیار نہیں کرتا، وضع اور وضعیت یہ ہے انسان اپنی کسی غرض کی تکمیل کے لئے اپنی خود داری کھودے، اپنی عزت نفس کا

سودا کرلے، اپنے مقام و مرتبے کو اپنی گھٹیا اور خصیص خواہش کی تکمیل کے لئے نظر انداز کردے۔ تواضع کا خلق اور عمل انسان کو اللہ کی بندگی میں پختہ کرتا ہے، تواضع انسان کو اللہ کے حضور جھکا دیتی ہے۔

تواضع کی حقیقت اور رفعت

اس لئے حضرت عیاض بن حمار روایت کرتے ہیں:

ان رسول الله قال ما نقصت صدقة من حال وما زاد الله عبدا بعضوا الا عزا وما تواضع احد لله الا رفعه الله. (رواہ مسلم) (ریاض الصالحین، ج ۱، ص ۳۱۹)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مال سے صدقہ دینا مال میں کمی نہیں کرتا اور بندے کا معاف کرانا اور معذرت خواہ ہونے سے اللہ اس کی عزت کو بڑھاتا ہے اور اللہ کی رضا و خوشنودی کے لئے بندے کی تواضع و انکساری سے اللہ اسے درجہ فضیلت میں بلند کرتا ہے۔

اس حدیث نے ہماری زندگی میں پائے جانے والے تین تصورات کی اصلاح کی ہے، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ لوگوں پر خرچ کرنے اور صدقہ وخیرات کرنے سے مال میں کمی ہوجائے گی اور صدقہ وخیرات کا عمل مال کو گھٹادے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ مال کو گھٹاتا نہیں بلکہ بڑھاتا ہے۔ اسی طرح دوسرا تصور ہم کسی کو معاف کرنا اپنی بزدلی اور کم ہمتی اور ذلت و پستی جانتے ہیں اور اسی طرح ہم سے کوئی غلطی ہوجائے تو اسے تسلیم کرنے میں عار سمجھتے ہیں۔ یوں ہم سمجھتے ہیں معاف کرنا ذلت ہے اور معذرت خواہ ہونا ندامت ہے اور بے عزت ہونا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں ہرگز ہرگز نہیں۔ معاف کرنا اور معذرت طلب کرنے کا خلق و عمل انسان کی عزت کو بڑھاتا ہے۔

اسی طرح تیسرا تصور ہمارا یہ ہے ہم اعلیٰ مقام و مرتبہ پر ہونے کی وجہ سے کسی قسم کی عاجزی و انکساری نہیں کریں گے، یہ عمل اور یہ رویہ اور یہ خلق ہماری عزت کو خاک میں ملائے گا، عاجزی ہمیں رسوائی دے گی انکساری ہمیں خواری کی کیفیت سے دوچار کرے گی۔ اس لئے ہم اپنے اسٹیٹس کو قائم رکھنے میں کبروغرور کا اظہار کریں گے تاکہ ہماری حیثیت اور فضیلت میں کمی نہ آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تواضع و انکساری کا عمل انسان کے درجے اور مقام اور سٹیٹس کو کم نہیں کرتا بلکہ تواضع و انکساری کی وجہ سے انسان کا درجہ و فضیلت کو اللہ رب العزت نہ صرف اپنے حضور بڑھاتا ہے بلکہ لوگوں کے دلوں میں اس کی

عزت وتکریم میں مزید اضافہ کردیتا ہے اسے عاجزی وانکساری کی بنا پر وہ رفعت، وہ فضیلت اور وہ بلندی عطا کرتا ہے جس کا وہ پہلے کبھی تصور بھی نہیں کرسکتا۔

رسول اللہ کا خلق تواضع کو اپنانا

رسول اللہ ﷺ کو باری تعالیٰ نے جلیل المنصب بنایا۔ سیدالمرسلین اور خاتم النبین اور رحمۃ للعلمین بنایا مگر ان سارے رفیع المرتبت اعزازات کے باوجود آپ دوسرے لوگوں کے زندگی کے جملہ معاملات میں متواضع رہے اور منکسر المزاج رہے، تکبر وغرور کا دور دور تک آپ سے کوئی تعلق و ناطہ نہ تھا۔ آپ لوگوں میں سے سب سے زیادہ متواضع الخلق تھے۔

یہی وجہ ہے جب آپ کو اختیار دیا گیا کہ اگر آپ چاہیں ''نبی ملک'' ایسا نبی جو بادشاہ بھی ہو اور اپنی عبد وہ نبی جو صرف بندہ ہی ہو ان دونوں میں سے جو چاہیں اپنے لئے اپنی شان کا انتخاب کرلیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس وقت ان دونوں میں سے اپنی عبد کی شان کو منتخب کیا۔ مسند امام بن حنبل میں یہ روایت کچھ اس طرح آئی ہے۔

انه خير بين ان يكون نبيا ملكا او نبيا عبدا فاختار ان يكون نبيا عبدا.

(مسند امام احمد،۲/۲۳۱) (دلائل النبوۃ،۲/۳۶۹)

آپ ﷺ کو اختیار دیا گیا کہ آپ نبی بادشاہ ہونا پسند کرتے ہیں یا نبی بندہ ہونا، تو آپ ﷺ نے نبی بندہ ہونا پسند کیا۔

رسول اللہ کی اسی تواضع وانکساری کی بناء پر باری تعالیٰ قیامت کے دن اولاد آدم کی سرداری آپ کو عطا فرمائے گا اور آپ ہی قیامت کے دن وہ پہلے شخص ہوں گے جو اللہ کے حضور لوگوں کے لئے شفاعت کریں گے۔

حضرت ابو امامہ بیان کرتے ہیں:

قال خرج علينا رسول الله ﷺ متولئا على عصا فقمنا له فقال لا تقوموا كما تقوم الا عاجم بعظهم بعضا وقال انما انا عبد اكل كما ياكل العبد واجلس كما يجلس العبد.

(سنن ابی داؤد، ۵/۳۹۸) (سنن ابن ماجہ،۲/۱۲۶۱)

رسول اللہ ﷺ عصا مبارک کا سہارا لئے ہوئے ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم سب آپ کے لئے

کھڑے ہوگئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا عجمیوں کی طرح اس طرح نہ کھڑے ہوا کرو اس لئے وہ یونہی ایک دوسرے کی تعظیم کرتے ہیں۔ اس منع کرنے کی وجہ یہ بیان کی میں تو ایک بندہ ہوں میں اسی طرح کھاتا ہوں جیسے کوئی عام آدمی کھاتا ہے اور اسی طرح بیٹھتا ہوں جیسے کوئی عام آدمی بیٹھتا ہے۔

آپ نے اس حدیث مبارکہ میں اپنی ذات کے لئے کھڑے اور قیام کرنے کے عمل سے اپنی صفت تواضع اور اپنے خلق عاجزی وانکساری کی بنا پر منع کردیا جبکہ آپ ﷺ نے اپنے اسی عمل کو دوسرے افراد کے لئے اختیار کرنے کا حکم دیا۔ جب آپ کی خدمت میں ایک قبیلے کا سردار آتا ہے تو آپ اپنی مجلس میں موجود تمام صحابہ کرام کو حکم دیتے ہیں:

قوموا لیسید کم. سب کھڑے ہوکر اپنے سردار کا استقبال اور احترام بجا لاؤ۔

اب دونوں احادیث مبارکہ سے امت کو یہ تعلیم میسر آتی ہے کوئی بھی داعی ہو، مربی ہو، معلم و قائد ہو، راہنما و رہبر ہو اس کی ذاتی خواہش نہ ہو کہ لوگ اس کے لئے کھڑے ہوں، اس کا احترام بجا لائیں، ہاں اگر وہ از خود کھڑے ہوکر اس کا استقبال کریں اور اس کا احترام کریں اور اس کی عزت افزائی کریں تو یہ دونوں عمل احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں۔

☆☆☆☆☆ (جاری ہے) ☆☆☆☆☆

محترمہ ڈاکٹر غزالہ حسن قادری کو پی ایچ ڈی کی ڈگری پر مبارکباد

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی بہو اور ان کے صاحبزادے تحریک منہاج القرآن کی سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی اہلیہ محترمہ غزالہ حسن قادری نے یونیورسٹی آف برمنگھم یوکے سے ڈاکٹریٹ مکمل کر لی ہے۔ ان کا مقالہ ''پاکستان میں قانون خلع میں اصلاحات'' تھا جس کی کامیاب تکمیل پر انہیں گزشتہ روز پی ایچ ڈی کی ڈگری جاری کر دی گئی ہے۔ پی ایچ ڈی کی ڈگری ملنے پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور تحریک منہاج القرآن وعوامی تحریک کے قائدین اور رہنماؤں نے انتہائی مسرت کا اظہار کیا اور مبارکباد دی۔

حضرت غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؓ

محمد احمد طاہر

نام وکنیت

آپ کا اسم گرامی عبدالقادر تھا۔ کنیت ابو محمد تھی اور لقب محی الدین تھا۔ عامۃ المسلمین میں آپ غوث اعظم (رحمۃ اللہ علیہ) کے عرف سے مشہور ہیں۔ آپؒ نجیب الطرفین سید ہیں۔ والد ماجد حضرت ابو صالح موسیٰ (رحمۃ اللہ علیہ) تھے اور والدہ ماجدہ ام الخیر فاطمہ (رحمۃ اللہ علیہا) تھیں۔ ان کا لقب امۃ الجبار تھا۔

جائے ولادت

حضرت غوث الاعظمؒ کا مولد مبارک اکثر روایات کے مطابق قصبہ نیف علاقہ گیلان بلاد فارس ہے۔ عربی میں گیلان کے ''گ'' کو بدل کر جیلان لکھا جاتا ہے۔ اس طرح آپؒ کو گیلانی یا جیلانی کہا جاتا ہے۔ حضرت غوث الاعظمؒ نے بھی قصیدہ غوثیہ میں اپنے آپ کو جیلی فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں:

انا الجیلی محی الدین اسمی   واعلامی علی راس الجبال

غوث الاعظمؒ کا سن ولادت و وصال

حضرت قدس سرہ العزیز کی ولادت باسعادت کے متعلق تمام تذکرہ نویسوں اور سوانح نگاروں بلکہ جملہ محققین نے متفقہ طور پر بیان کیا ہے کہ آپ کی ولادت ملک ایران کے صوبہ طبرستان کے علاقہ گیلان (جیلان) کے نیف نامی قصبہ میں میں گیارہ ربیع الثانی ۴۷۰ھ کو سادات حسنی و حسینی کے ایک خاندان میں ہوئی۔ اس وجہ سے آپ گیلانی یا جیلانی کے لقب سے معروف ہوئے اور بغداد شریف میں گیارہ ربیع الاول ۵۶۱ کو ۹۱ سال کی عمر پا کر واصل بحق ہوئے۔ (تذکرے اور صحبتیں، ڈاکٹر محمد طاہر القادری، ص ۹۷)

زمانۂ رضاعت

سیدنا غوث الاعظمؒ مادر زاد ولی تھے۔ شب ولادت کی صبح رمضان المبارک کی سعادتوں اور برکتوں کو اپنے

جلو میں لئے ہوئے تھی گویا یکم رمضان المبارک اس دنیائے رنگ و بو میں آپ کی آمد کا پہلا دن تھا۔ حضرت نے روز اول ہی روزہ رکھ کر ثابت کردیا کہ آپ جن صلاحیتوں سے بہرہ مند تھے ان کی سعادت کسبی نہیں وہبی تھی۔ پورے رمضان شریف میں یہ حالت رہی کہ دن بھر دودھ نہیں پیتے تھے۔ جس وقت افطار کا وقت ہوتا دودھ لے لیتے۔ نہ وہ عام بچوں کی طرح روتے چلاتے تھے اور نہ کبھی ان کی طرف سے دودھ کے لئے بے چینی کا اظہار کرتے۔ حضرت غوث الاعظمؒ نے خود بھی ایک شعر میں اپنے زمانہ رضاعت کے روزوں کا ذکر کیا ہے:

بداية امری ذکره ملاء الفضا ؎ وصومی فی مهدی به کان

''میرے زمانہ طفولیت کے حالات کا ایک زمانہ میں چرچا ہے اور گہوارہ میں روزہ رکھنا مشہور ہے''۔

آغاز تعلیم

جیلان میں ایک مقامی مکتب تھا۔ جب حضرت غوث اعظمؒ کی عمر پانچ برس کی ہوئی تو آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کو اس مکتب میں بٹھادیا۔ حضرت کی ابتدائی تعلیم اسی مکتب مبارک میں ہوئی۔ دس برس کی عمر تک آپ کو ابتدائی تعلیم میں کافی دسترس ہوگئی۔ (تذکرہ غوث اعظمؒ، طالب ہاشمی، ص۳۶،۳۵)

اعلیٰ تعلیم کا حصول

حضرت سیدنا غوث اعظم ۴۸۸ھ میں ۱۸ سال کی عمر میں حصول علم کی غرض سے بغداد شریف لائے تھے۔ یہ وہ وقت تھا جب حضرت امام غزالیؒ نے راہ طریقت کی تلاش میں مسند تدریس سے علیحدگی اختیار کی اور بغداد کو خیر باد کہا۔ گویا مشیت ایزدی یہ تھی کہ ایک سر برآوردہ علمی شخصیت نے بغداد کو چھوڑا ہے تو نعم البدل کے طور پر بغداد کی سرزمین کو ایک دوسری نادر روزگار ہستی کے قدومِ میمنت لزوم سے مشرف فرمادیا جائے۔

بغداد میں پہنچنے کے چند دن بعد سیدنا غوث اعظمؒ وہاں کے مدرسہ نظامیہ میں داخل ہوگئے۔ یہ مدرسہ دنیائے اسلام کا مرکز علوم وفنون تھا اور بڑے بڑے نامور اساتذہ اور آئمہ فن اس سے متعلق تھے۔ حضرت غوث اعظمؒ نہ صرف اس جوئے علم سے خوب خوب سیراب ہوئے بلکہ مدرسہ کے اوقات سے فراغت پاکر اس دور کے دوسرے علماء سے بھی خوب استفادہ کیا۔

علم قرات، علم تفسیر، علم حدیث، علم فقہ، علم لغت، علم شریعت، علم طریقت غرض کوئی ایسا علم نہ تھا جو آپ نے اس دور کے باکمال اساتذہ وآئمہ سے حاصل نہ کیا ہو۔ غرض آٹھ سال کی طویل مدت میں آپ تمام علوم کے امام بن چکے تھے اور جب آپؒ نے ماہ ذی الحجہ ۴۹۶ھ میں ان علوم میں تکمیل کی سند حاصل کی تو کرہ ارض پر کوئی ایسا عالم نہیں تھا جو آپ کی ہمسری کا دعویٰ کرسکے۔ سیدنا غوث اعظمؒ نے عمر بھر دینی علوم کی ترویج و اشاعت کا

بھرپور کام کیا۔ آپ علم کو اپنے مرتبہ کی بلندی کا راز گردانتے۔ فرماتے ہیں:

درست العلم حتی صرت قطبا ونلت السعد من مولی الموالی

میں علم پڑھتے پڑھتے قطبیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوگیا اور تائید ایزدی سے میں نے ابدی سعادت کو پالیا۔

مسند تدریس

آپؒ کی پوری زندگی اپنے جدِّ کریم ﷺ کے فرمان: **تعلموا العلم وعلموا الناس.** علم پڑھو اور لوگوں کو پڑھاؤ سے عبارت تھی۔ تصوف و ولایت کے مرتبہ عظمٰی پر فائز ہونے اور خلق خدا کی اصلاح و تربیت کی مشغولیت کے باوصف آپ نے درس و تدریس اور کار افتاء سے پہلو تہی نہ کی۔

آپ تیرہ مختلف علوم کا درس دیتے اور اس کے لئے باقاعدہ ٹائم ٹیبل مقرر تھا۔ اگلے اور پچھلے پہر تفسیر، حدیث، فقہ، مذاہب اربعہ، اصول اور نحو کے اسباق ہوتے۔ ظہر کے بعد تجوید وقرات کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم ہوتی۔ مزید برآں افتاء کی مشغولیت تھی۔

شیخ موفق الدین ابن قدامہ آپ کے تدریسی انہماک کا حال یوں بیان کرتے ہیں:

ہم ۵۶۱ھ میں بغداد حاضر ہوئے۔ اس وقت حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو علم، عمل اور فتویٰ نویسی کی اقلیم کی حکمرانی حاصل تھی۔ آپ کی ذات میں متعدد علوم ودیعت کئے گئے تھے۔ علم حاصل کرنے والوں پر آپ کی شفقت کے باعث کسی طالب علم کا آپ کو چھوڑ کر کسی دوسری جگہ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

اتباع شریعت

سیدنا غوث اعظمؒ نے تمام زندگی اپنے نانا جان حضور سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور پیروی میں بسر کی۔ آپ جاہل صوفیوں اور نام نہاد پیروں کی طرح طریقت و شریعت کو جدا نہیں سمجھتے تھے بلکہ ان کی نظر میں راہ تصوف و طریقت کے لئے شریعت محمدیہ پر گامزن ہونا ضروری ہے، بغیر اس کے کوئی چارہ کار نہیں۔ سچ یہ ہے کہ آپ کی ذات بابرکات شریعت و طریقت کی مجمع البحرین ہے۔

مسند وعظ وارشاد

سرکار غوثیت مآبؒ نے ظاہری و باطنی علوم کی تکمیل کے بعد درس و تدریس اور وعظ و ارشاد کی مسند کو زینت بخشی۔ آپؒ کی مجلس میں ستر ستر ہزار افراد کا مجمع ہوتا۔ ہفتہ میں تین بار، جمعہ کی صبح، منگل کی شام اور اتوار کی صبح کو وعظ فرماتے، جس میں زندگی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شرکت کرتے۔ بادشاہ، وزراء

اور اعیان مملکت نیاز مندانہ حاضر ہوتے۔ علماء وفقہاء کا جم غفیر ہوتا۔ بیک وقت چار چار سو علماء قلم دوات لے کر آپ کے ارشادات عالیہ قلم بند کرتے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ رقمطراز ہیں:

حضرت شیخ کی کوئی محفل ایسی نہ ہوتی جس میں یہودی، عیسائی اور دیگر غیر مسلم آپ کے دست مبارک پر اسلام سے مشرف نہ ہوتے ہوں اور جرائم پیشہ، بدکردار، ڈاکو، بدعتی، بد مذہب اور فاسد عقائد رکھنے والے تائب نہ ہوتے ہوں۔

؎ تمام مے کدہ سیراب کردیا جس نے　　　　وہ چشم یار تھی، جام شراب تھا، کیا تھا؟

آپؒ کے مواعظ حسنہ توحید، قضا و قدر، توکل، عمل صالح، تقویٰ و طہارت، ورع، جہاد، توبہ، استغفار، اخلاص، خوف و رجاء، شکر، تواضع، صدق وراستی، زہد و استغنا، صبر و رضا، مجاہدہ، اتباع شریعت کی تعلیمات اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے آئینہ دار ہوتے۔

آپؒ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتے ہوئے حکمرانوں کو بلاخوف خطر تنبیہ فرماتے۔ علامہ محمد بن یحییٰ حلبی رقمطراز ہیں:

آپؒ خلفاء و وزراء، سلاطین، عدلیہ اور خواص وعوام سب کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرماتے اور بڑی حکمت و جرات کے ساتھ بھرے مجمع اور کھلی محافل ومجالس میں برسر منبر علی الاعلان ٹوک دیتے۔ جو شخص کسی ظالم کو حاکم بناتا اس پر اعتراض کرتے اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ملامت کی پرواہ نہ کرتے۔ (سفرِ محبت، محمد محبّ اللہ نوری، ص ٦٢ تا ٦٤)

ملفوظات عالیہ

آپؒ کی خدمت میں اکابر صوفیاء و مشائخ اور عرفاء وفقراء حاضر ہوکر اسرار و معارف کی نسبت سوال کرتے تو آپ جواب مرحمت فرماتے تھے:

محبت: محبت ایک نشہ ہے جس کے ساتھ ہوش نہیں، ذکر ہے جس کے ساتھ محو نہیں۔ اضطراب ہے جس کے ساتھ سکون نہیں۔

ہمت: آپؒ نے فرمایا: اپنے نفس کو دنیا سے، روح کو تعلقات آخرت سے، اپنے قلب کو ارادوں سے اور اپنے سر کو موجودات سے علیحدہ کر لینا ہمت ہے۔

ذکر: آپؒ نے فرمایا دلوں میں حق کے اشاروں سے ایک ایسا اثر ہو جس کو غفلت مکدر نہ کرے۔ اس وصف کے ساتھ چپ رہنا، سانس لینا، قدم چلنا، پھرنا سب ذکر ہی ہوگا۔

شوق: آپؒ نے فرمایا عمدہ شوق یہ ہے کہ مشاہدہ سے وہ ملاقات سے سست نہ پڑ جائے، دیکھنے سے ساکن ہو، قرب سے ختم نہ ہو اور محبت سے زائل نہ ہو بلکہ جوں جوں ملاقات بڑھتی جائے شوق بھی بڑھتا جائے۔

توکل: حضرت شیخ سے توکل کی نسبت پوچھا گیا تو فرمایا کہ دل کا خدا کی طرف مشغول ہونا اور غیر خدا سے الگ ہونا توکل ہے۔ جس پر پہلے بھروسہ کرتا تھا اس کی وجہ سے اب اس کو بھول جائے اور اس کے سبب ہر غیر سے مستغنی ہوجائے۔

توبہ: آپؒ نے فرمایا توبہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندے کی طرف اپنی عنایت سے دیکھے اور اس عنایت سے اپنے بندے کے دل کی طرف اشارہ کرے، اس کو خاص اپنی شفقت سے اپنی طرف قبضہ کرتے ہوئے کھینچ لے۔

صبر: آپؒ نے فرمایا صبر یہ ہے کہ بلا کے ہوتے ہوئے اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ادب وثبات پر قائم رہے اور اس کے کڑوے فیصلوں کو فراخ دلی کے ساتھ احکام کتاب وسنت کے مطابق مانے۔

صدق: آپؒ نے فرمایا صدق کی تین اقسام ہیں:

۱۔ صدق اقوال میں یہ ہے کہ ان کا قیام دل کی موافقت پر ہو۔

۲۔ اعمال میں یہ کہ ان کا قیام حق کی رؤیت پر ہو۔

۳۔ احوال میں یہ ہے کہ ان کا قیام خود حق پر مبنی ہو، انہیں نہ رقیب کا مطالبہ مکدر کرے اور نہ فقیہہ کا جھگڑا۔

رضا: حضرت شیخ سے رضا کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ تردد کو اٹھا دیا جائے اور جو کچھ اللہ کی طرف سے ہو اسی پر کفایت کرے اور جب کوئی قضا نازل ہو تو دل اس کے زوال کی طرف نہ جھانکے۔

دعا: حضرت شیخ سے دعا کی بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس کے تین درجے ہیں:

۱۔تصریح ۲۔اشارہ ۳۔تعریض

۱۔تصریح: یہ ہے کہ اس کا تلفظ ہو تصریح حضرت موسیٰؑ کے اس قول میں ہے کہ اے میرے رب! مجھے اپنا آپ دکھا دے کہ میں تجھ کو دیکھ لوں۔ یہ رؤیت کی تصریح ہے۔

۲۔اشارہ: یہ وہ قول ہے جو قول میں چھپا ہوا ہو یعنی اشارہ قول مخفی ہے۔ اشارہ ابراہیم خلیلؑ کا یہ قول ہے کہ اے میرے رب! مجھے دکھا کہ تو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے؟ یہ رؤیت کی طرف اشارہ ہے۔

۳۔تعریض: تعریض وہ التجا ہے جو دعا میں چھپی ہوئی ہو۔ تعریض میں سے نبی اکرم ﷺ کا یہ قول ہے کہ خداوند ہم کو ایک لحظہ کے لئے بھی ہمارے نفسوں کے سپرد نہ کر۔ (تذکرے اور صحبتیں، ڈاکٹر محمد طاہر القادری، ص ۱۱۱ تا ۱۱۴)

☆☆☆☆☆

﴿وظیفہ ذوقِ عبادت﴾

پہلا وظیفہ: عبادت گذاری اور اس میں رغبت اور ذوق وشوق کے لئے یہ وظیفہ مفید اور مؤ ثر ہے:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○ ﴿ قُلۡ یٰۤاَیُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ○ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ○ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ○ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ○ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ○ لَكُمۡ دِیۡنُكُمۡ وَ لِیَ دِیۡنِ○﴾

<u>فضیلت:</u> سورۃ قُلۡ یٰۤاَیُّهَا الۡكٰفِرُوۡنَ کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ اس کی تلاوت سے شرک سے نجات نصیب ہوتی ہے اور توحید میں پختگی آتی ہے۔

- ۴۰ مرتبہ یا حسب ضرورت ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں۔
- اوّل و آخر ۱۱، ۱۱ مرتبہ درود شریف اور ۱۱، ۱۱ مرتبہ استغفار پڑھیں۔
- اس وظیفہ کو کم از کم ۴۰ دن یا حسب ضرورت جاری رکھیں۔

<u>دوسرا وظیفہ:</u> اگر کسی کے اندر عبادت کا ذوق پیدا نہ ہوتا ہو، عبادت میں دل نہ لگتا ہو، یکسوئی اور خشوع وخضوع کی کمی ہو اور وہ چاہے کہ دل عبادت کی طرف راغب ہو کر اللہ رب العزت کی طرف متوجہ ہوجائے تو اس کے لئے درج ذیل آیات کا وظیفہ بھی مفید و مؤ ثر ہے:

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ○ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○

۱۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ○ (الفاتحہ، ۱:۵)

۲۔ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِیۡ خَلَقَكُمۡ وَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ○ (البقرہ، ۲:۲۱)

۳۔ اَمۡ كُنۡتُمۡ شُهَدَآءَ اِذۡ حَضَرَ یَعۡقُوۡبَ الۡمَوۡتُ اِذۡ قَالَ لِبَنِیۡهِ مَا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِیۡ ط قَالُوۡا نَعۡبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبۡرٰهٖمَ وَ اِسۡمٰعِیۡلَ وَ اِسۡحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّ نَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ○ (البقرہ، ۲:۱۳۳)

۴۔ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰهَ ط اِنَّنِیۡ لَكُمۡ مِّنۡهُ نَذِیۡرٌ وَّ بَشِیۡرٌ○ (ہود، ۱۱:۲)

۵۔ قُلۡ اِنَّمَاۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَعۡبُدَ اللّٰهَ وَلَاۤ اُشۡرِكَ بِهٖ ط اِلَیۡهِ اَدۡعُوۡا وَ اِلَیۡهِ مَاٰبِ○ (الرعد، ۱۳:۳۶)

۶۔ وَاعۡبُدۡ رَبَّكَ حَتّٰی یَاۡتِیَكَ الۡیَقِیۡنُ○ (الحجر، ۱۵:۹۹)

۷۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا ارۡكَعُوۡا وَاسۡجُدُوۡا وَ اعۡبُدُوۡا رَبَّكُمۡ وَافۡعَلُوا الۡخَیۡرَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ○ (الحج، ۲۲:۷۷)

۸۔ اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰهَ مُخۡلِصًا لَّهُ الدِّیۡنَ○ (الزمر، ۳۹:۲)

۹۔ قُلِ اللّٰهَ اَعۡبُدُ مُخۡلِصًا لَّهٗ دِیۡنِیۡ○ (الزمر، ۳۹:۱۴)

۱۰۔ وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ○ (الذاریات، ۵۱:۵۶)

- ان آیات کی روزانہ نمازِ فجر کے بعد کم از کم تین بار تلاوت کریں۔ اگر فرصت ہو تو نمازِ مغرب یا عشاء کے بعد جس وقت زیادہ یکسوئی اور تنہائی مل سکے، اس وظیفہ کو اپنا معمول بنا لیں۔ ۷ بار یا ۱۱ بار پڑھنے میں بہت برکات ہیں۔ ہاتھ پر پھونک کر سینے پر مل لیں اور پانی دم کر کے پیئیں۔
- اس وظیفہ کو حسب ضرورت ۱۱ دن یا ۴۰ دن یا اس سے بھی زیادہ عرصہ کے لئے جاری رکھ سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

گلدستہ

مرتّبہ: نازیہ عبدالستار

پالک، مولی، مٹر سے ڈپریشن میں کمی ہوتی ہے: تحقیق

عام طور پر ڈپریشن اور پریشانی کے علاج کے لئے ڈاکٹر حضرات دوائیں تجویز کرتے ہیں تاہم تازہ تحقیق کے مطابق پالک اور مٹر جیسی سبزیاں کھانے سے ڈپریشن دور بھگایا جاسکتا ہے۔ اگر آپ اداس ہیں یا تھکن محسوس کررہے ہیں تو فکر مند ہونے کی بات نہیں فوراً اپنے کچن میں جائیں اور مزیدار سی ڈش بناکر کھائیں اس سے نہ صرف آپ کی تھکن اور اداسی دور ہوگی بلکہ آپ کا دھیان بھی بٹ جائے گا۔ ہری سبزیاں یا ہرے پتوں والی غذا جیسے پالک، مولی، مٹر یا بند گوبھی کھانے سے ڈپریشن میں کمی واقع ہوتی ہے کیونکہ نیویارک سٹی میں کی جانے والی تحقیق میں ڈپریشن اور فولک ایسڈ کے لیول کے درمیان گہرا تعلق بتایا گیا ہے۔ ماہرین کے مطابق ہری سبزیاں فولک ایسڈ سے بھرپور ہوتی ہیں جو کہ ڈی این اے سینتھیس اور خون کے نئے خلیات کی تعمیر میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ جس سے ڈپریشن میں پچاس فیصد تک کمی واقع ہوتی ہے اس کے علاوہ وٹامن بی سکس کی فراہمی بھی ڈپریشن میں کمی کا باعث ہوتی ہے جس کے لئے کیلا، چکن، آلو اور سرخ مرچ کا استعمال بہترین ہے۔

پُررونق چہرے کیلئے نیچرل ماسک بنائیے

چہرے پر داغ دھبوں اور چھائیوں کی کئی وجوہات ہیں۔ ان چھائیوں سے چھٹکارا پانے اور جلد کی حفاظت اگر قدرتی طریقوں پر عمل پیرا رہ کر کی جائے تو اس کے نتائج بہت حیرت انگیز اور دیرپا ثابت ہوں گے۔

ایلویرا جیل

ایلویرا داغ دھبوں اور چھائیوں کے لئے بہترین نسخہ ہے۔ ایلویرا کے پتوں سے گودا نکال کر اسے چہرے کے داغ دھبوں والے متاثرہ حصے پر ملیں اور 10 سے 15 منٹ کے بعد منہ دھولیں۔ ایلویرا کو دن میں کم از کم دو مرتبہ ضرور استعمال کریں۔

صندل پاؤڈر

صندل پاؤڈر میں چند قطرے عرق گلاب شامل کرکے پیسٹ بنالیں، اب اس پیسٹ کو متاثرہ حصہ

پر لگائیں اور پندرہ منٹ کے بعد ٹھنڈے پانی سے دھولیں۔ داغ دھبے دور ہوجائیں گے۔

آلو کا جوس

کچے آلو کو کدوکش کرکے اس کا جوس نکال لیں اب اس جوس کو چہرے، ہاتھوں اور پیروں پر لگائیں اور بیس منٹ کے بعد دھولیں۔

شہد اور لیموں

روزانہ رات کو سونے سے پہلے ایک چائے کا چمچ شہد اور ایک چائے کا چمچ لیموں کے رس سے بنے ہوئے ماسک کو پندرہ منٹ تک چہرے پر لگائیں اور پھر تازہ پانی سے دھولیں۔

قدرتی سکن برائٹر

چہرے کو داغ دھبوں اور چھائیوں سے پاک رکھنے کے لئے روزانہ نہانے سے پہلے چہرے پر ٹماٹر اور لیموں کا رس استعمال کریں۔ جس کے لئے ایک ٹماٹر اور ایک کپ لیموں کے جوس کو بلینڈر میں ڈال کر اچھی طرح بلینڈر کرلیں۔ چہرے کی قدرتی رعنائی اور چمک میں اضافہ کرنے کے لئے اس اسکن برائٹر کو چہرے پر لگائیں اور 10-15 منٹ کے بعد چہرہ دھولیں۔ یہ نسخہ چہرے کو قدرتی طور پر بلیچ کرنے میں مدد دے گا۔

سنگترہ کے بیج

سنگترہ کے خشک بیجوں کو پانی کے ساتھ پیس کر پیسٹ بنالیں اب اس پیسٹ کو چھائیوں والے حصوں پر لگائیں اور 10-15 منٹ کے بعد دھولیں۔ اس سے نہ صرف چھائیوں کا خاتمہ ہوگا بلکہ چہرے پر موجود دانے بھی ختم ہوجائیں گے۔

امرود اور کیلے کا پیسٹ

درمیانے سائز کے کیلے اور امرود کو پیس کر اس کا پیسٹ بنالیں اب اس پیسٹ کو پورے چہرے پر لگائیں اور تقریباً پندرہ منٹ کے بعد دھولیں۔ اس نسخے کے استعمال سے چھائیاں دور ہوجائیں گی۔

داغ دھبے دور کرنے والا ماسک

ایک کھانے کا چمچ دہی اور ٹماٹر کا جوس شامل کرکے پیسٹ بنالیں اس پیسٹ کو بیس منٹ تک چہرے پر لگائیں اور پھر دھولیں۔

لیموں اور ہلدی

ایک چمچ لیموں کے رس میں چٹکی ہلدی شامل کرکے اسے چہرے پر لگائیں۔ 10-15 منٹ کے بعد منہ دھولیں۔ لیموں کا رس قدرتی طور پر بلیچ کرنے میں مدد دے گا۔ ☆☆☆☆☆

تحریک منہاج القرآن اور منہاج القرآن ویمن لیگ کی سرگرمیاں

منہاج القرآن ویمن لیگ کی تقریب حلف برداری

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیر اہتمام نو منتخب تنظیمات کی تقریب حلف برداری 7 دسمبر 2016ء کو مرکزی سیکرٹریٹ میں ہوئی، جس کی صدارت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کی۔ تقریب میں چیئر مین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور صاحبزادہ احمد مصطفیٰ العربی بھی شریک ہوئے۔ نائب ناظم اعلیٰ کوآرڈینیشن تنویر خان، فرح ناز، افنان بابر، عائشہ مبشر، ام کلثوم قمر، زینب ارشد، کلثوم طفیل، اقراء یوسف جامی، آمنہ بتول، فہنیقہ ندیم اور نعیمیہ باسط نے بھی پروگرام میں شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جس کے بعد طیارہ حادثہ کے نتیجے میں جاں بحق ہونے والے مسافروں کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی۔ حادثہ میں جنید جمشید اور ان کی اہلیہ کی ناگہانی موت پر بھی گہرے رنج و الم کا اظہار کیا گیا۔ کنونشن میں منہاج ویمن لیگ کی طرف سے کارکردگی رپورٹ پیش کی گئی۔ ناظمہ ویمن لیگ افنان بابر نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے ویمن لیگ کے آئندہ کے اہداف بھی بیان کیے۔ انہوں نے کہا کہ منہاج القرآن ویمن لیگ نے ملک بھر میں یوسی لیول پر کام شروع کر دیا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میرا پختہ یقین ہے کہ پاکستان میں جب بھی تبدیلی آئی اس کی روح رواں خواتین ہوں گی۔ نام نہاد جمہوری نظام میں خواتین کو پارلیمنٹ میں صرف بیٹھنے کی جگہ دی گئی اختیارات نہیں دیئے گئے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی خواتین مردوں سے زیادہ ٹیلنٹڈ، ذمہ دار اور ایماندار ہیں۔ پاکستان کی جفاکش اور پرعزم خواتین پوری دنیا کیلئے رول ماڈل ہیں۔قوم کی یہ بیٹیاں گود سے گور تک قربانی ہی قربانی ہیں۔ 2014ء کے دھرنے میں خواتین نے سیاسی جدوجہد اور قربانیوں کی جو مثال رقم کی وہ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھی جائیگی۔

عوامی تحریک اور منہاج القرآن کی خواتین نے شریف برادران کی فورس پولیس کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ ظالم حکمرانوں کی پروردہ پولیس کی گولیوں کی بوچھاڑ ہماری خواتین کے عزم و استقلال کو کمزور نہ کرسکیں۔قربانیوں کی تاریخ کی یہ ایک منفرد مثال ہے کہ ماڈل ٹاؤن میں گولیاں کھانے والے نہیں بلکہ گولیاں مارنے والے ظالم میدان چھوڑ کر بھاگے جو حق پر تھے وہ ڈٹے رہے اور جو جھوٹے تھے وہ بھاگ گئے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے اس موقع پر سانحہ ماڈل ٹاؤن کی شہداء شازیہ مرتضیٰ اور تنزیلہ امجد کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ مجھے اپنی شہید بیٹیوں کی جرات اور استقامت پر فخر ہے۔

پاکستان میں خواتین کے کردار پر انہوں نے کہا کہ شریف برادران کے بلدیاتی نظام میں خواتین کی

نمائندگی کو 33 فیصد سے کم کر دیا گیا۔ موجودہ حکمران اختیارات اور وسائل کے ارتکاز پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ ہر اس شخص کو اختیارات اور وسائل سے دور رکھتے ہیں جو ایماندار اور قابل ہو۔ خواہ ایسے افراد کا تعلق ان کی اپنی جماعت سے ہی کیوں نہ ہو کیونکہ رزق حلال نہ کھانے اور کمانے والا شخص ایماندار افراد کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ آج تک جتنے بھی کرپشن کے بڑے کیسز آئے ان میں مرد ملوث پائے گئے۔ سرکاری اختیارات رکھنے والی کسی خاتون کا کرپشن کے کسی میگا سکینڈل میں ذکر سننے اور دیکھنے میں نہیں آیا۔

پاناما کیس کے حوالے سے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کہا کہ اس کیس کا مقدر یقینی موت ہے تاہم کمیشن قیام کی خواہش کی گئی تو یہ خودکشی ہوگی۔ خودکشی کی موت حرام اور ایسی میت کا جنازہ نہیں ہوتا۔ کمیشن بنا تو کیس کی بغیر جنازہ تدفین ہوگی۔ نواز شریف کو مکھن میں سے بال کی طرح نکال لیا جائیگا اور کیس بچوں کے اردگرد گھومتا رہے گا۔ وزیراعظم کے وکیل اپنے دلائل میں پرچی جوا جیسے مزید معاشی جرائم کا اعتراف کررہے ہیں۔ وزیراعظم کے وکیل کی طرف سے عدالت میں یہ کہنا کہ وزیراعظم نے پارلیمنٹ کے فلور پر جو پالیسی بیان دیا تھا وہ سیاسی ہے کیا وزیراعظم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ پارلیمنٹ کے فلور پر ہونے والی کسی گفتگو کو سنجیدہ نہ لیا جائے؟

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کہا کہ پاناما لیکس کیس میں کلین چٹ آنے کے بعد کوئی جماعت، ادارہ، فرد حکمرانوں کی کرپشن کے خلاف آواز نہیں نکال سکے گا۔ جس نے ایسی کوشش کی اسے سانحہ ماڈل ٹاؤن جیسے ریاستی تشدد کا سامنا کرنا پڑے گا۔ پروگرام میں شیخ الاسلام نے منہاج ویمن لیگ کی نومنتخب عہدیداران سے حلف بھی لیا۔ اس نشست کا باقاعدہ اختتام دعائے خیر سے ہوا، جس کے بعد عشائیہ کا اہتمام بھی کیا گیا۔

منہاج یونیورسٹی لاہور کا کانووکیشن 2016ء

منہاج یونیورسٹی لاہور کا کانووکیشن 10 دسمبر 2016ء کو رال پام کنٹری کلب لاہور میں ہوا، جس میں چیئرمین بورڈ آف گورنرز ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مہمان خصوصی تھے۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے کانووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جہالت لاعلمی سے بدتر ہے، حقائق سے ناواقفیت لاعلمی ہے۔ حقیقت تک یقین کے ساتھ رسائی علم ہے۔ نوجوان بامقصد تعلیم حاصل کریں۔ تحریک منہاج القرآن پوری دنیا میں علم و آگاہی کے فروغ کیلئے کوشاں ہے اور عالمی سطح پر اس کے علمی، تحقیقی کردار کو سراہا جارہا ہے۔ یہ پاکستان کے عوام اور طلباء و طالبات کا اعزاز اور فخر ہے۔ انہوں نے پی ایچ ڈی، ایم فل، اسلامک سٹڈیز، کمپیوٹر سائنس میں گولڈ میڈل حاصل کرنے والے طلبا و طالبات کو مبارکباد دی۔

اس موقع پر ایم یو ایل کے وائس چیئرمین بورڈ آف گورنرز ڈاکٹر حسین محی الدین، چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین، وائس چانسلر ڈاکٹر محمد اسلم غوری، مرکزی امیر تحریک صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی، ناظم اعلیٰ خرم نواز گنڈاپور، ایف سی یونیورسٹی کے رجسٹرار حامد سعید اختر، پروفیسر ڈاکٹر رانا یونس، کرنل (ر) محمد احمد، ڈاکٹر جمال عباسی، ڈاکٹر

سی ایم محمد حنیف اور احمد مصطفیٰ العربی نے کانووکیشن سے خطاب کیا۔ ڈاکٹر اسلم غوری نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔

مہمان خصوصی نے اعلیٰ تعلیمی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبا و طالبات عائشہ مشتاق، حافظ آمنہ مسعود، شبانہ رفیق، آصف محمود، حافظ ارشد اقبال، رضوان علی، طاہر عزیز، حافظ نصیر، محمد بلال، محمد شفیع، جویریہ قاضی، ماریہ سرور، امینا خان، حافظ سعید، مبشر حسین، مستنیر حسین وسیم، محمد زوہیر، شگفتہ خورشید، مبشرہ جنجوعہ، محمد شہزاد، آصف سلیم، زرغونہ بشیر، صدف لعل، وقاص منیر، نائلہ اختر، عائشہ وحید، ممتاز حسین، عنیزہ جمیل، سعدیہ بتول، فائزہ متین، نورالعین، شمیم اختر، حافظ فرحت، محمد سرور، حافظ محمد خورشید اور احمد قادری کو گولڈ میڈل دیئے۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وائس چیئرمین ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے کہا کہ منہاج یونیورسٹی لاہور کا یہ امتیاز ہے کہ یہاں مقابلتاً بہت کم فیس لے کر عالمی معیار کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ایم یو ایل کے گریجویٹ طلباء و طالبات زندگی کے مختلف شعبہ جات میں کارہائے نمایاں انجام دے رہے ہیں اور ملک وقوم کی بہتری کیلئے کوشاں ہیں۔

عالمی میلاد کانفرنس

تحریک منہاج القرآن کی 33 ویں سالانہ عالمی میلاد کانفرنس لاہور کے مال روڈ پر پنجاب اسمبلی کی عمارت کے سامنے 11 دسمبر 2016ء کی شب منعقد ہوئی۔ جس سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خصوصی خطاب کیا۔ یہ کانفرنس www.Minhaj.TV نے براہ راست نشر کی۔

کانفرنس کی صدارت جگر گوشہ قدوۃ الاولیاء حضرت پیر السید محمود محی الدین القادری الگیلانی نے کی جبکہ جامعہ الازہر مصر کے نائب صدر پروفیسر ڈاکٹر محمد محمود احمد ہاشم اور جامعہ الازہر مصر کے کالج آف ہائر سٹڈیز کے وائس پرنسپل پروفیسر ڈاکٹر محمد نصر الدسوقی لبان نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ میلاد کانفرنس میں تحریک منہاج القرآن کی سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، صدر تحریک منہاج القرآن ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، صاحبزادہ احمد مصطفیٰ العربی، سجادہ نشین اجمیر شریف خواجہ بلال احمد چشتی، صاحبزادہ پیر سلطان احمد علی سجادہ نشین دربار سلطان باہو، سابق وزیراعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو، مرکزی امیر تحریک صاحبزادہ فیض الرحمٰن درانی، ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن خرم نواز گنڈاپور، ڈائریکٹر نظامت سیکرٹریٹ جواد حامد، نائب ناظم اعلیٰ تحریک علامہ سید فرحت حسین شاہ، مرکزی ناظم رابطہ علماء و مشائخ صاحبزادہ علامہ محمد حسین آزاد الازہری، مرکزی صدر علماء کونسل علامہ امداد اللہ قادری، نائب ناظم اعلیٰ محترم احمد نواز انجم سمیت سلسلہ عالیہ سیفیہ کے علماء و مشائخ اور دیگر مذاہب ہندو، عیسائی اور سکھ مذہب کے رہنماؤں اور زندگی کے مختلف طبقات کی مہمان شخصیات نے بھرپور شرکت کی۔ کانفرنس میں پاکستان اور دیگر ممالک امریکہ، ڈنمارک، سپین، اٹلی، سعودی عرب، کویت، بحرین، آسٹریا، فرانس، یوکے، افغانستان، کینیڈا، مصر اور انڈیا سے عوامی، سیاسی، سماجی حلقوں سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد شریک ہوئے۔

عالمی میلاد کانفرنس میں عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر شریک تھا۔ عاشقان رسول ﷺ کا جم غفیر چیئرنگ

کراس سے ناصر باغ تک پھیلا ہوا تھا۔ سٹیج کو انتہائی خوبصورتی سے سجایا گیا۔ خواتین کے بیٹھنے کا علیحدہ انتظام کیا گیا۔ ولادت مصطفیٰ ﷺ کی خوشی میں آتش بازی کا شاندار مظاہرہ کیا گیا اور آمد مصطفیٰ مرحبا مرحبا کے فلک شگاف نعرے لگائے گئے۔ یوتھ ونگ اور ایم ایس ایم کے 2 ہزار نوجوانوں نے سکیورٹی کے فرائض انجام دیئے۔ ناظم اعلیٰ خرم نواز گنڈاپور نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے تمام شرکاء کانفرنس اور معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

عالمی میلاد کانفرنس کا باضابطہ آغاز نماز عشاء کے بعد ہوا۔ ملک کے نامور نعت خوانوں نے گلہائے عقیدت پیش کئے۔ چیئرنگ کراس سے لاہور ہائیکورٹ چوک تک کرسیاں لگائی گئیں۔ ساؤنڈ سسٹم اور قد آدم ٹی وی سکرینیں لگائی گئیں جن کے ذریعے آخر تک بیٹھے ہوئے افراد نے سربراہ عوامی تحریک کے خطاب کو سنا۔ عالمی میلاد کانفرنس کے عظیم الشان انتظامات کی سرپرستی ڈاکٹر حسن محی الدین، ڈاکٹر حسین محی الدین، امیر تحریک منہاج القرآن صاحبزادہ فیض الرحمان درانی اور خرم نواز گنڈاپور نے کی۔ مثالی انتظامات پر سربراہ عوامی تحریک نے سیکرٹری عالمی میلاد کانفرنس جواد حامد کو مبارکباد دی اور ان کی خدمات کے صلے میں انہیں عمرہ کا ٹکٹ دینے کا اعلان کیا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کانفرنس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کا گھر کعبہ کب کیسے اور کیوں بنا؟ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین ہند پر اتارا تو اللہ چاہتا تو کعبہ اسی جگہ کو بنا دیتا جہاں آدم علیہ السلام کو اتارا تھا۔ اس وقت تو نہ کوئی ہندو تھا، نہ مسلمان تھے اور نہ مشرک تھے۔ اس زمانے میں کوئی بشری مخلوق نہیں تھی اور نہ ہی ملکوں کے نام موجود تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مکہ میں کعبہ کیوں بنایا؟ اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ اس شہر کو نسبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل تھی۔ جس کی وجہ سے کائنات کے مالک نے اس شہر کو اپنے پیارے نبی کی نسبت عطا کی۔ آپ نے کہا کہ تاریخ میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام آئے اور انہوں نے کعبہ کی تعمیر کی۔ جب اللہ کے گھر کی زیارت کو دل کرتا تو اپنے وطن سے دوبارہ واپس مکہ جا کر اللہ کے گھر کی زیارت کرتے۔ شیخ الاسلام نے صحیح ابن خزیمہ کی حدیث مبارکہ کا حوالہ دے کر کہا کہ آدم علیہ السلام کی نسبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عالم یہ تھا کہ وہ ایک ہزار مرتبہ پیدل چل کر کعبہ کے طواف کے لیے آئے، بعد ازاں مکہ معظّمہ میں ہی مقیم ہو گئے۔

انبیاء علیھم السلام حج بھی کرتے تھے۔ انبیاء علیھم السلام مکہ کا رخ اس لیے کرتے کہ ہر نبی کو معلوم تھا کہ سب انبیاء کے بعد ایک نبی آخر الزماں مبعوث ہوگا، جس کا نام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا۔ انبیاء کا دل بے تاب رہتا تھا کہ وہ نبی آخرالزماں کی زیارت کر لیں شاید وہ نبی ان کی زندگی میں ہی آ جائے۔ جب تک محبوب آئے نہیں تو اس وقت مکہ میں آنا افضل تھا تو جب حضور اپنے مدینہ میں گئے تو پھر مدینہ میں آنا افضل ہو گیا۔ حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام بھی حج کو جاتے۔ موسیٰ علیہ السلام وادی ازرق سے سفر کرتے اور مکہ پہنچتے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی تو جبل ابوقبیس کے غار میں دفنایا گیا، اس جگہ کو بھی نسبت مصطفیٰ حاصل رہی۔ ابوقبیس کے مقام پر کھڑے ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند کو دو ٹکڑے کیے تھے۔

شیخ الاسلام میلاد کانفرنس کا پیغام دیتے ہوئے کہا کہ لوگو سارا ایمان نسبت مصطفیٰ اور محبت مصطفیٰ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے۔ منہاج القرآن نے 35 سال تک عشق مصطفیٰ کو فروغ دیا۔ منہاج القرآن نے عشق رسول کو ایسا فروغ دیا کہ 17 جون کو 14 شہید ہو گئے اور 90 زخمی ہو گئے لیکن ایک کارکن نے بھی گولی پیٹھ پر نہیں کھائی۔ یہ جرات صرف اور صرف عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے تھی۔ اسی عشق رسول کے جذبے سے سرشار ہو کر کارکنوں نے نمرود کی طاقت اور فرعون وقت کے ظلم کا مقابلہ کیا۔ حالات کا زیر و بم کارکنوں کو ڈرا نہ سکا۔ حقیقت یہ ہے کہ جسے عشق رسول کی دولت میسر آ گئی تو اس کو دنیا کی کوئی طاقت ڈرا نہیں سکتی کیونکہ اصل زندگی اور موت آقا علیہ السلام کی محبت میں ہے۔

انہوں نے کہا کہ آج کے مبارک دن کے موقع پر ہم عہد کریں کہ سیرت طیبہ کا صدق دل سے مطالعہ کریں گے اور اپنی زندگیوں کو نبی آخر الزمان ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر ڈالیں گے۔ علم اور تحقیق کو زاد راہ بنائیں گے، امن و محبت، رواداری کو اختیار کریں گے۔ تنگ نظری، انتہا پسندی اور تکفیری رجحانات سے نجات کیلئے اللہ کی توفیق کے طلبگار رہیں گے اور انصاف، سچائی کو اپنا فخر بنائیں گے۔

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے عالمی میلاد کانفرنس کے اختتام پر رقت آمیز دعا کرواتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو تفرقہ بازی، بدعنوانی، تشدد، نا انصافی سے پاک کرے۔ عراق، شام، افغانستان، یمن کو داخلی انتشار و خلفشار سے نجات دے۔ کشمیر، فلسطین، برما سمیت جہاں جہاں مسلمان اکثریتی مظالم کا شکار ہیں اور بزور بندوق غلامانہ زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں اللہ تعالیٰ انہیں آزادی، امن اور خوشحالی سے بہرہ مند کرے اور عالم اسلام کو قرآنی حکم "لاتفرقوا" پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔ انہوں نے سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہداء کے درجات کی بلندی کیلئے بھی دعا کی اور کہا کہ ظلم کرنے والے دنیا اور آخرت میں رسوا ہونگے اور بے گناہ انسانی خون کے ہر قطرے کا حساب دیں گے۔

شیخ الاسلام کا خطاب 12 ربیع الاول کی صبح 4 بجے ختم ہوا۔ اس موقع پر مولد النبی کے جشن کی خوشی میں فائر ورک کا انتہائی عمدہ مظاہرہ کیا گیا۔ عربی طرز کے صلوٰۃ سلام کے بعد میلاد کانفرنس کا باقاعدہ اختتام ہوا۔

منہاج القرآن ویمن لیگ فیصل آباد

رپورٹ: غلام محمد قادری (ضلعی سیکرٹری اطلاعات)

منہاج القرآن ویمن لیگ پی پی 70 کے زیراہتمام میلاد مصطفے ﷺ کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت ضلعی نائب صدر فرحت دلبر قادری نے کی۔ مہمان خصوصی ایم پی اے مدیحہ رانا جبکہ مہمانان گرامی میں ویمن لیگ کی مرکزی رہنما عائشہ شبیر، انیلا ڈوگر، فریدہ اکبر، تسنیم افضال، رخسانہ قمر، ڈاکٹر ادیبہ ناز، حراء دلبر، ثناء دلبر بھی موجود تھیں۔ کانفرنس سے ضلعی ناظمہ روبینہ خاکی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام دین امن و سلامتی ہے۔ تنگ نظری اور انتہا پسندی کے الاؤ میں وہ لوگ جل رہے ہیں جنہوں نے اسلام کی روح کو سمجھا نہیں۔ جس دل میں نبی کریم ﷺ کی ذات سے محبت کے چشمے پھوٹتے ہیں وہ کسی جانور کو بھی گزند پہنچانے کا تصور نہیں کر سکتا۔ امن کی بحالی کیلئے ضروری ہے کہ

آقا ﷺ کی ذات سے تعلق کو پختہ کیا جائے۔ذات سے تعلق مضبوط ہوگا تو آپ ﷺ کی سیرت کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی تحریک ملے گی۔انہوں نے کہا کہ باطن کونور اور امن سے مزین کرنے کیلئے حضور ﷺ کا ادب سیکھنا ہو گا۔حضور ﷺ کے ادب سے عاجزی اور انکساری آئے گی اور معاشرے میں محبت کی خوشبو پھیلے گی اور جس دل میں محبت کا سمندر موجزن ہو جائے اس جسم سے دوسرے کیلئے سلامتی اورمحبت کے رویے ہی پھوٹ سکتے ہیں۔

منہاج ویلفیئر فاونڈیشن کے زیراہتمام 25 شادیوں کی اجتماعی تقریب

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیراہتمام 25 شادیوں کی اجتماعی تقریب 14 دسمبر 2016ء کومرکزی سیکرٹریٹ کے سامنے گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔تقریب میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مہمان خصوصی تھے۔چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، جامعہ الازہرمصر کے نائب صدر پروفیسر ڈاکٹر محمد محمود احمد ہاشم اور جامعہ الازہر مصر کے کالج آف ہائر سٹڈیز کے وائس پرنسپل پروفیسر ڈاکٹر محمد نصر الدسُوقة لبان نے تقریب میں خصوصی طور پر شرکت کی۔سابق صدر آزادکشمیرسردارعتیق الرحمٰن، بیگم عابدہ حسین، ابرار الحق، مرکزی امیر تحریک صاحبزادہ فیض الرحمٰن درانی، خرم نواز گنڈاپور، فادر جیمز چنن، غلام محی الدین دیوان، فیاض وڑائچ، حاجی امین قادری، حاجی ارشد جاوید، سعدیہ سہیل رانا اور آمنہ بخاری علاوہ ازیں محترمہ ڈاکٹر غزالہ حسن قادری، محترمہ فضہ حسین قادری، محترمہ فرح ناز (صدر ویمن لیگ) اوران کی پوری ٹیم اس کے علاوہ منہاج کالج فار ویمن کی وائس پرنسپل محترمہ ثمر فاطمہ اوران کے سٹاف ممبران نے بھی شرکت کی۔

تقریب میں شریک مسلم جوڑوں کا نکاح علامہ سید فرحت حسین شاہ، علامہ عثمان سیالوی اور علامہ غلام مرتضٰی علوی نے پڑھایا جبکہ غیر مسلم جوڑوں کی مذہبی رسومات فادر جیمز چنن نے ادا کیں۔اس موقع پر منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہر دلہن کو زیور، دلہا کو انگوٹھی، جہیز میں ضروریات زندگی کا سامان اور باراتیوں کو کھانا بھی پیش کیا گیا۔پروقار تقریب میں باراتیوں سمیت زندگی کے مختلف طبقہ ہائے فکر کی موثر شخصیات نے بھرپور شرکت کی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی ساری کاوش انسانیت پر مبنی ہے، جس میں مذہب، رنگ ونسل، سیاست کا کوئی فرق روا نہیں رکھا جاتا۔صرف خدمت انسانیت کے جذبہ کے تحت اقلیتوں کو بھی شادیوں کی اجتماعی تقریب میں شامل کیا جاتا ہے۔ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ الحمدللہ رزق حلال کمانے پر کہتے ہیں جبکہ پاناما کے رزق پر ایسا کہنے سے اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیے، پاناما تو دور کی بات ایسی سوچ پر بھی لعنت بھیجتے ہیں۔ملک میں آج صورتحال یہ ہوچکی ہے کہ جو مکان بکنے کیلئے لگا ہو اس پر برائے فروخت کے بورڈ لگتے ہیں،لیکن اب پاکستان میں بیچنے کیلئے کچھ نہیں بچا۔ ہر جگہ SOLD کے بورڈ لگ چکے ہیں۔لوگوں نے یہاں ادارے خریدے، یہاں کوئی ادارہ انصاف دینے کے قابل نہیں رہا اور تمام ادارے بک گئے۔ ہر ایک کو کرپشن اور بدعنوانی پر مجبور کر کے قوم کے اجتماعی کردار کوختم کر دیا گیا۔گلی، محلے کی سطح پر بدمعاشوں کے ٹولے راج کررہے ہیں۔ایک بدمعاش کے سامنے 100 شریفوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

انہوں نے کہا کہ کون سی جمہوریت اور کون سا الیکشن، الیکشن اس کی ساری مشینری اور الیکٹورل سسٹم، پورے کا پورا نظام بکا ہوا ہے۔ پارلیمنٹ، سٹیٹ بینک، ایف بی آر، نیب، ایف آئی اے سب خریدا ہوا مال ہے۔ جو ادارے عوام کی حفاظت کیلئے بنائے گئے تھے وہ جان لیوا ادارے بن چکے ہیں۔ کیا کسی کا آج تک مواخذہ ہوا؟۔

ان کا کہنا تھا کہ بلوچستان میں ایک افسر کے گھر سے 75 کروڑ روپے برآمد ہوئے کیا احتساب ہو؟ کہاں گئے وہ پیسے اور نیب؟ یہاں پر ایک قبضہ مافیا ہے جس نے پاکستان پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ سندھ میں اربوں روپے برآمد ہوئے، جنگ کرنے والا زیر زمین سے اسلحہ برآمد ہوا۔ کیا بنا اس سب کا؟ ٹی وی پر خبریں تو چلتی ہیں مگر کسی ایک کیس کا کوئی منطقی نتیجہ نکلا؟ انہوں نے مزید کہا کہ میں نے درجنوں بار کہا تھا کہ 29 نومبر کے بعد کنٹرول لائن پر کوئی کشیدگی نہیں ہوگی۔ آخر 29 نومبر کے بعد کنٹرول لائن پر یک لخت فائرنگ کیسے رک گئی؟۔ کون سی ایسی سفارت کاری ہوئی؟ کون سے اقوام متحدہ کے نمائندے آئے؟ جن کے مذاکرات کے نتیجے میں کنٹرول لائن پر فائرنگ بند ہوگئی۔ آخر کیا وجہ ہے کہ 29 نومبر کے بعد ایک گولی نہیں چلی؟ پاکستان اور کشمیر کے بارڈر پر یکطرفہ سیز فائر کیسے ہوگیا۔ کوئی تو کچھ بتائے؟

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کہا کہ الحمدللہ منہاج القرآن کی 35 سالہ تاریخ میں دنیا کی کسی سرکاری یا غیر سرکاری تنظیم سے ایک پائی بھی فنڈ نہیں لیا۔ اسی لیے ہمارے لہجوں میں بے باکی اور جرأت ہے، خریدے ہوئے ضمیر آواز نہیں نکالتے۔ انہوں نے شادیوں کی اجتماعی تقریب میں شریک تمام جوڑوں کو مبارکباد بھی دی۔

جامعہ الازہر مصر کے نائب صدر پروفیسر ڈاکٹر محمد محمود احمد ہاشم نے کہا کہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور ان کا ادارہ منہاج القرآن پورے عالم اسلام کیلئے باعث فخر ہے۔ مجھے یہ خوشی ہوئی ہے کہ یہاں پر دین اور دنیا کے حوالے سے عظیم انسانی خدمات انجام دی جارہی ہیں۔

سردار عتیق احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے غریب بچیوں کی رخصتی کیلئے عظیم بندوبست کیا جس پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے گزارش ہے کہ وہ سیاسی فتنوں کی رخصتی کا بھی کوئی انتظام کریں۔ 19 کروڑ عوام کے ناک میں دم آچکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انسانی خدمت کے حوالے سے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی عالمگیر خدمات پر ہمیں فخر ہے۔

تقریب میں بیگم عابدہ حسین نے ہر سال ایک غریب بچی کی شادی کے اخراجات اٹھانے کا اعلان کیا اور کہا کہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری انسانیت کی خدمت کررہے ہیں۔ آزاد کشمیر اسمبلی کے رکن غلام محی الدین دیوان نے کہا کہ ادارہ منہاج القرآن علم، تحقیق کے ساتھ ساتھ دکھی انسانیت کے دکھوں کا مداوا بھی کررہا ہے۔ اس فکر اور سوچ کو عام کرنے کی ضرورت ہے۔

ڈائریکٹر منہاج ویلفیئر پاکستان سید امجد علی شاہ نے پاکستان میں منہاج ویلفیئر پراجیکٹس کے بارے میں تفصیل سے بتایا اور کہا کہ منہاج ویلفیئر نے اب تک 104 شادیوں کی اجتماعی تقاریب منعقد کی جن میں

1200 جوڑوں کو جہیز سمیت ان کے تمام اخراجات اٹھائے۔ انہوں نے بتایا کہ ادارہ آغوش کے تحت لاہور کے بعد سیالکوٹ اور کراچی میں بھی ادارہ کام شروع کر دے گا اور 5 سو بچوں کی کفالت کی جائیگی۔ انہوں نے منہاج ویلفیئر سوسائٹی کے زیراہتمام سکولوں میں ڈیڑھ لاکھ بچوں کی تعلیم و تربیت کے حوالے سے بھی تفصیل سے آگاہ کیا۔

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن یورپ کے ایم ڈی داؤد مشہدی نے دنیا کے جنگ زدہ اور قدرتی آفات سے متاثرہ ممالک میں منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی طرف سے فلاحی کاموں کی مکمل بریفنگ دی۔ انہوں نے بتایا کہ منہاج ویلفیئر نے افریقہ، کینیا، ہیٹی سمیت دنیا کے کئی پسماندہ ممالک میں بھی کام کر رہی ہے، جہاں کوئی ڈونیشن نہیں ملتا بلکہ وہاں صرف خرچ کیا جاتا ہے۔

تقریب کا باقاعدہ اختتام اجتماعی خطبہ نکاح اور دعائے خیر سے ہوا، جس کے بعد شرکاء اور باراتیوں کے لیے پرتکلف کھانے کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔

ڈبلن آئر لینڈ

منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈبلن آئرلینڈ کے زیراہتمام استقبال ربیع الاول محفل میلاد علامہ عدیل کی رہائش گاہ پر منعقد ہوئی، جس میں کارکنان وعشاقان مصطفیٰ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ منہاج القرآن یوتھ ونگ کے سابق صدر سعید رحمٰن نے پروگرام کی صدارت کی جبکہ منہاج القرآن آئرلینڈ کے رہنماء ڈاکٹر مدثر ثاقب اور ڈاکٹر محمد گلزار مہمان خصوصی تھے۔ محفل کا باقاعدہ آغاز قاری تنویر حسین نے تلاوت قرآن مجید سے کیا۔ چوہدری محمد عارف، ڈاکٹر محمد گلزار، فرقان اسلم اور حافظ تنویر نے آقا علیہ السلام کی بارہ میں گلہائے عقیدت پیش کیے۔ اس موقع پر وسیم بٹ نے پروگرام کی نقابت کے فرائض انجام دیئے۔

منہاج القرآن انٹرنیشنل آئرلینڈ کے امیر علامہ محمد عدیل نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منانا سنت انبیاء ہے۔ منہاج القرآن آئرلینڈ کے سینئر رہنما حضرت پیر غلام دستگیر نے پروگرام میں اختتامی دعا کرائی، جس کے بعد ضیافت میلاد کا بھی اہتمام تھا۔ پروگرام کے کامیاب انعقاد میں سعید رحمٰن، ڈاکٹر محمد مدثر ثاقب، ڈاکٹر محمد گلزار، عقیل باجوہ، معید حامد، رضوان احمد نور، حافظ محمد سعید، مرزا رضوان بیگ، آصف رضا، حافظ نعمان درانی، چوہدری محمد عارف، حافظ محمد تنویر اور پرویز ملک نے اہم کردار ادا کیا۔

ڈنمارک: منہاج ویمن لیگ کے زیراہتمام محفل میلادالنبی ﷺ کا انعقاد

رپورٹ: ڈاکٹر شبانہ احمد

کوپن ہیگن: منہاج القرآن ویمن لیگ ڈنمارک کے زیراہتمام 3 دسمبر 2016ء کو منہاج القرآن اسلامک سینٹر ویلبی میں محفلِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد کیا گیا جس میں خواتین اور بچوں کی بڑی

تعداد نے شرکت کی۔ محفل کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک سے ہوا جس کی سعادت میمونہ رحمٰن نے حاصل کی۔ شبانہ احمد نے حمد باری تعالیٰ پیش کی، جبکہ کوکب اپل، مریم ارشاد اور وحیدہ ملک نے آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عقیدت کے پھول نچھاور کیے۔ نقابت کے فرائض شازیہ رانا نے احسن انداز میں سرانجام دیئے۔

علامہ ادریس جاوید الازہری نے محفل سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق تمام کائنات ومخلوقات کی تخلیق سے پہلے ہوئی مگر آپ کو مبعوث بعد میں کیا گیا۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ پاک نے تمام انبیاء کو قرآن پاک میں ان کے ناموں کے ساتھ مخاطب کیا مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب مخاطب کیا تو آپ کے صفاتی ناموں سے بلایا۔ ناظمہ دعوت وتربیت نفیس فاطمہ نے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے منہاج القرآن کے بنیادی اغراض و مقاصد اور نوجوان نسل کو درپیش مسائل کا ذکر کرتے ہوئے حاضرین کو منہاج القرآن کی لائف ممبر شپ لینے کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا کہ اس پُرفتن دور میں منہاج القرآن انٹرنیشنل ایک نعمت ہے جو ویران دلوں کو محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آباد کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے خواتین کو ماہانہ حلقات درود میں شرکت کرنے اور اپنے بچوں کو منہاج القرآن میں تعلیم حاصل کرنے کی دعوت بھی دی۔ محفل کے اختتام پر نفیس فاطمہ نے دعا کروائی اور مہمانوں کی تواضع ضیافت میلاد سے کی گئی۔

مبارکباد: یوم تاسیس منہاج القرآن ویمن لیگ

منہاج القرآن ویمن لیگ کے 28 ویں یوم تاسیس کے موقع پر ویمن لیگ کی مرکزی ٹیم اور ان کی وساطت سے تمام اندرون و بیرون ملک تنظیمات کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اللہ رب العزت سے دعا گو ہیں کہ ویمن لیگ کی کاوشوں کو عظیم کامیابی سے ہمکنار فرمائے۔ شیخ الاسلام اور مادر تحریک کی سرپرستی میں مصطفوی انقلاب کا سویرا جلد طلوع فرمائے۔ (منجانب: ادارہ دختران اسلام)

تحریک منہاج القرآن کے دیرینہ کارکن مظفر حسین انتقال کر گئے

تحریک منہاج القرآن کے دیرینہ کارکن مظفر حسین المعروف تحریک کا دیوانہ 11 دسمبر 2016 کو انتقال کر گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اپنے عظیم کارکن مظفر اقبال کی نماز جنازہ پڑھائی اور انکی میت کو کندھا دیا۔ چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، صدر منہاج القرآن ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، مرکزی امیر تحریک صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی، ناظم اعلیٰ خرم نواز گنڈا پور، عوامی تحریک وتحریک منہاج القرآن کے مرکزی وصوبائی عہدیداران و کارکنان نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔

عالمی میلاد کانفرنس 2016ء کے تصویری مناظر

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام اجتماعی شادیوں کی تقریب

Monthly
DUKHTARAN-E-ISLAM JAN-2017
LAHORE
Regd CPL No.45